قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (اٰل عمران: 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر ابو سعید

Online Edition

منگل 28/جون 2022ء | 28 ذوالقعدہ 1443 ہجری قمری | 28/احسان 1401 ہجری شمسی | جلد: 4 | شمارہ: 129

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

ایک آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! ثواب کے لحاظ سے سب سے بڑا صدقہ کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا اللہ کی راہ میں سب سے بڑا خرچ یہ ہے کہ تو اس حالت میں صدقہ کرے کہ تو تندرست ہو اور مال کی ضرورت اور حرص رکھتا ہو۔غربت سے ڈرتا ہو اور خوشحالی چاہتا ہو۔صدقہ وخیرات میں دیر نہ کر۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ جب جان حلق تک پہنچ جائے تو تُو کہے کہ فلاں کو اتنا دے دو اور فلاں کو اتنا۔ حالانکہ وہ مال اب تیرا نہیں رہا وہ فلاں کا ہو ہی چکا۔

(بخاری کتاب الزکوٰۃ باب فضل الصدقۃ الشحیح الصحیح)

ایک اور روایت میں آپؐ نے فرمایا:صدقہ دے کر آگ سے بچو۔خواہ آدھی کھجور خرچ کرنے کی ہی استطاعت ہو۔

(بخاری کتاب الزکوٰۃ باب اتقوا النار ولو بشق تمرۃ)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

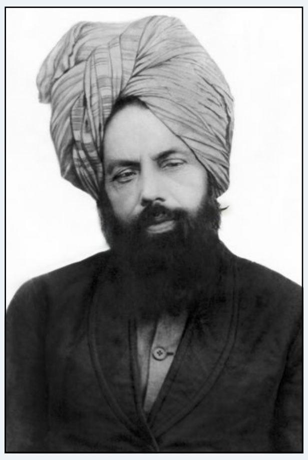

’’سوائے اسلام کے ذی مقدرت لوگو! دیکھو! میں یہ پیغام آپ لوگوں تک پہنچا دیتا ہوں کہ آپ لوگوں کو اس اصلاحی کارخانہ کی جو خدا تعالیٰ کی طرف سے نکلا ہے اپنے سارے دل اور ساری توجہ اور سارے اخلاص سے مدد کرنی چاہئے اور اس کے سارے پہلوؤں کو بنظر عزت دیکھ کر بہت جلد حق خدمت ادا کرنا چاہئے۔ جو شخص اپنی حیثیت کے موافق کچھ ماہواری دینا چاہتا ہے وہ اس کو حقِ واجب اور دَینِ لازم کی طرح سمجھ کر خود بخود ماہوار اپنی فکر سے ادا کرے اور اس فریضہ کو خالصۃً للّٰہ نذر مقرر کر کے اس کے ادا میں تخلف یا سہل انگاری کو روا نہ رکھے۔ اور جو شخص یک مشت امداد کے طور پر دینا چاہتا ہے وہ اسی طرح ادا کرے لیکن یاد رہے کہ اصل مدعا جس پر اس سلسلہ کے بلاانقطاع چلنے کی امید ہے وہ یہی انتظام ہے کہ سچے خیرخواہ دین کے اپنی بضاعت اور اپنی بساط کے لحاظ سے ایسی سہل رقمیں ماہواری کے طور پر ادا کرنا اپنے نفس پر ایک حتمی وعدہ ٹھہرا لیں جن کو بشرط نہ پیش آنے کسی اتفاقی مانع کے بآسانی ادا کر سکیں۔ ہاں جس کو اللہ جلّشانہٗ توفیق اور انشراح صدر بخشے وہ علاوہ اس ماہواری چندہ کے اپنی وسعت، ہمت اور اندازہ مقدرت کے موافق یک مشت کے طور پر بھی مدد کر سکتا ہے۔

اور تم اے میرے عزیزو! میرے پیارو! میرے درخت وجود کی سرسبز شاخو! جو خدا تعالیٰ کی رحمت سے جو تم پر ہے میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہو اور اپنی زندگی، اپنا آرام، اپنا مال اس راہ میں فدا کر رہے ہو۔ اگرچہ میں جانتا ہوں کہ میں جو کچھ کہوں تم اسے قبول کرنا اپنی سعادت سمجھو گے اور جہاں تک تمہاری طاقت ہے دریغ نہیں کرو گے۔ لیکن میں اس خدمت کے لئے معین طور پر اپنی زبان سے تم پر کچھ فرض نہیں کر سکتا، تا کہ تمہاری خدمتیں نہ میرے کہنے کی مجبوری سے بلکہ اپنی خوشی سے ہوں‘‘

(فتح اسلام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 33-34)

ارشادِ باری تعالیٰ

اَلَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَہُمۡ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ ثُمَّ لَا یُتۡبِعُوۡنَ مَاۤ اَنۡفَقُوۡا مَنًّا وَّلَاۤ اَذًی ۙ لَّہُمۡ اَجۡرُہُمۡ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ ۚ وَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَلَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ ﴿۲۶۳﴾

(البقرہ: 263)

ترجمہ: وہ لوگ جو اپنے اموال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، پھر جو وہ خرچ کرتے ہیں اُس کا احسان جتاتے ہوئے یا تکلیف دیتے ہوئے پیچھا نہیں کرتے، اُن کا اجر اُن کے ربّ کے پاس ہے اور اُن پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ وہ غم کریں گے۔

فرمانِ خلیفۂ وقت

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں خرچ کرنے والوں کو یہ خوشخبری دی ہے کہ اگر بے نفس ہو کر اس کی راہ میں خرچ کرو گے، خرچ کرنے کے بعد نہ ہی احسان جتاؤ گے اور نہ ہی کسی کو تکلیف دو گے، نہ ہی اپنے مطلب حل کرنے کی کوشش کرو گے تو تمہارا خدا تمہیں اس کا بہترین اجر دے گا۔ اب دیکھیں غیروں میں بعض لوگ تھوڑا سا کسی نیک کام میں خرچ کر لیتے ہیں اور پھر اُس کا اس قدر ڈھنڈورا پیٹا جاتا ہے جیسے کہ قربانی کے کوئی اعلیٰ معیار قائم کر لئے ہوں۔مثلاً آج کل ہمارے ملک پاکستان میں یا ہندوستان میں گرمیوں کے دن ہیں اس موسم میں بازاروں میں ٹھنڈے پانی کا انتظام کیا جاتا ہے اور پھر بڑا فخر ہوتا ہے کہ ہم نے یہ انتظام کیا ہوا ہے۔ یا مسجدوں کی تعمیر میں معمولی سی رقم پانچ دس روپے دے دیتے ہیں تو باقاعدہ مسجد کے لاؤڈ سپیکر پر یہ اعلان ہوتا ہے کہ فلاں صاحب نے اتنی قربانی دی اور خاص طور پر پاکستان میں چھوٹے قصبوں اور دیہاتوں میں یہ بہت رواج ہے۔ تو عموماً کچھ نہ کچھ دینے والے مسلمانوں کا یہ حال ہے۔ اور اکثریت تو ایسی ہے کہ خدا کی راہ میں دینے کا تصور ہی نہیں ہے اور ایسے لوگوں میں سے چند امیر لوگ جن کو کچھ احساس ہے کہ دین کی خاطر خرچ کریں تو ایسے مدرسوں یا اداروں کی سرپرستی کی جاتی ہے جہاں انسانیت کے خلاف نفرتوں کے بیج بوئے جاتے ہیں۔ اور پھر اگر اپنے مطلب کے مطابق خرچ نہ ہو یا کوئی اختلاف ہو جائے تو پھر وہ ساری امدادیں بھی بند ہو جاتی ہیں۔ تو یہ خرچ جو وہ کر رہے ہوتے ہیں اصل میں خدا کی خاطر نہیں ہو رہے ہوتے بلکہ اپنے مقاصد کے لئے یا اپنی نیکی کے اظہار کے لئے یہ خرچ ہو رہے ہوتے ہیں۔

(خطبہ جمعہ 3/جون 2005ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

اس شمارہ میں

- موت (منظوم)
- حضرت عائشہ صدیقہؓ
- حیاتِ نورالدینؓ
- میں نے حضور سے ملنا ہے!
- چھوڑنی ہوگی تجھے دنیائے فانی ایک دن
- فہرست عناوین برائے مضامین روزنامہ الفضل لندن آن لائن

دربارِ خلافت

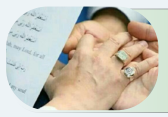

فحشاء کے قریب بھی نہ جاؤ، نہ ظاہری فحشاء اور بے حیائیوں کے، نہ چھپی ہوئی بے حیائیوں کے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

بہرحال چوتھی بات جو بیان کی گئی وہ یہ ہے کہ وَلَا تَقۡرَبُوا الۡفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنۡهَا وَمَا بَطَنَ (الانعام:152) اور فحشاء کے قریب بھی نہ جاؤ، نہ ظاہری فحشاء اور بے حیائیوں کے، نہ چھپی ہوئی بے حیائیوں کے۔ اس ایک حکم میں مختلف قسم کی بے حیائیوں اور برائیوں سے روکا گیا ہے۔ اَلۡفَوَاحِشَ کے مختلف معنی ہیں۔ اس کے معنی زنا بھی ہیں۔ اس کے معنی زیادتیوں میں بڑھنے کے بھی ہیں۔ اس کے معنی اخلاق سے گری ہوئی اور اخلاق کو پامال کرنے والی حرکات کے بھی ہیں۔ اس کے معنی قبیح گناہ اور شیطانی حرکتوں کے بھی ہیں۔ ہر بری بات کہنے اور کرنے کے بھی ہیں۔ اس کے معنی بہت بخیل ہونے کے بھی ہیں۔ پس اس حکم میں ذاتی اور معاشرتی برائیوں کا قلع قمع کیا گیا ہے، یا وہ باتیں جن سے گھر، ماحول اور معاشرے میں بے حیائیاں پھیلتی ہیں اُن کا سدّباب کیا گیا ہے۔

اگر زنا کے حوالے سے اس کی بات کریں تو یہ ایک ایسا گناہ ہے جس کی قرآنِ کریم میں دوسری جگہ پر معین سزا بھی ہے۔ بہرحال یہ ایک ایسا گناہ اور بے حیائی ہے جس میں ملوّث انسان اگر شادی شدہ ہے تو اپنے بیوی بچوں کے حقوق بھول جاتا ہے۔ اس کو اس بے حیائی میں پڑ کر خیال ہی نہیں رہتا کہ میرے کیا حقوق ہیں۔ اگر عورت ہے تو اپنے بچوں اور خاوند کے حق اور ذمہ داریاں ادا نہیں کر رہی ہوتی، اُن کو بھول جاتی ہے۔ اگر غیر شادی شدہ ہے تو معاشرے میں غلاظت اور بے حیائی پھیلانے کا مرتکب ہے۔ غلط وعدے کر کے بعض لوگ ناجائز طور پر تعلقات قائم کرتے ہیں اور جب گھر یلو اور خاندانی دباؤ یا معاشرے کے دباؤ یا خود جھوٹے وعدے کی وجہ سے وہ تعلقات بیچ میں ٹوٹ جاتے ہیں تو مَردوں کو تو زیادہ فرق نہیں پڑتا کیونکہ ہمارا معاشرہ خاص طور پر جو ایشین معاشرہ ہے، وہ مَردوں کی زیادہ پردہ پوشی کرتا ہے لیکن عورت کی زندگی برباد ہو جاتی ہیں۔ اور اس کی مثالیں اخباروں میں عام آتی ہیں۔ اور پھر ایسے تعلقات کی وجہ سے اولاد ہو جائے تو پھر ایسے لوگ جو ہیں وہ اولاد کو اُس کے حق سے محروم کر کے قتلِ اولاد کے مرتکب ہو رہے ہوتے ہیں۔ یا ایسی اولاد قتلِ اولاد کے زُمرہ میں آ جاتی ہے۔

یہاں ان ممالک میں تو اگر پتہ چل جائے تو قانون کچھ نہ کچھ حقوق دلانے کی کوشش کرتا ہے اور دلواتا ہے لیکن بہت سے ایسے ہیں جو اولاد کو عملاً قتل کر دیتے ہیں۔ اور غریب ملکوں میں تو کوئی حق بھی نہیں ہے۔ اگر کوئی امیر آدمی ہے اور یہ بے حیائی اور فحاشی کے مرتکب ہوتے ہیں تو پھر کوئی قانون اُسے نہیں پوچھے گا۔ ابھی دو دن پہلے ہی پاکستان کے حوالے سے اخبار میں یہ خبر تھی کہ اس طرح کسی کے ہاں ناجائز بچہ پیدا ہوا اور پھر الٹا پولیس نے اُس غریب عورت پر مقدمہ قائم کیا اور مرد کو کچھ نہیں کہا گیا کیونکہ وہ صاحبِ حیثیت تھا۔ یہ تو اکّا دُکّا واقعات ہیں جو باہر نکل آتے ہیں۔ یہ پتہ نہیں کہ کتنے ایسے واقعات ہیں جنہوں نے کئی خاندانوں کو برباد کر دیا ہے۔ پس یہ خدا تعالیٰ کے حکموں سے دُوری کی وجہ سے ہے۔ غیروں کو ہم کیا کہیں، خود مسلمان کہلانے والے اور اسلامی قوانین کا نعرہ لگانے والے ملکوں کا یہ حال ہے کہ وہاں اس قسم کی بے حیائیاں ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان فواحش کے قریب بھی نہ جاؤ۔ یعنی ایسی تمام باتیں جو فحشاء کی طرف مائل کرتی ہیں اُن سے رُکو۔ اس زمانے میں تو اس کے مختلف قسم کے ذریعے نکل آئے ہیں۔ اس زمانے میں انٹرنیٹ ہے، اس پر بیہودہ فلمیں آ جاتی ہیں، ویب سائٹس پر، ٹی وی پر بیہودہ فلمیں ہیں، بیہودہ اور لغو قسم کے رسالے ہیں، ان بیہودہ رسالوں کے بارے میں جو پورنوگرافی وغیرہ کہلاتے ہیں اب یہاں بھی آواز اُٹھنے لگ گئی ہے کہ ایسے رسالوں کو سٹالوں اور دکانوں پر کھلے عام نہ رکھا جائے کیونکہ بچوں کے اخلاق پر بھی بُرا اثر پڑ رہا ہے۔ ان کو تو آج یہ خیال آیا ہے لیکن قرآن کریم نے چودہ سو سال پہلے یہ حکم دیا کہ یہ سب بے حیائیاں ہیں، ان کے قریب بھی نہ پھٹکو۔ یہ تمہیں بے حیا بنا دیں گی۔ تمہیں خدا سے دور کر دیں گی، دین سے دور کر دیں گی بلکہ قانون توڑنے والا بھی بنا دیں گی۔ اسلام صرف ظاہری بے حیائیوں سے نہیں روکتا بلکہ چھپی ہوئی بے حیائیوں سے بھی روکتا ہے۔ اور پردے کا جو حکم ہے وہ بھی اسی لئے ہے کہ پردے اور حیادار لباس کی وجہ سے ایک کھلے عام تعلق اور بے تکلفی میں جو لڑکے اور لڑکی میں پیدا ہو جاتی ہے، ایک روک پیدا ہو گی۔ اسلام بائبل کی طرح یہ نہیں کہتا کہ تم عورت کو بری نظر سے نہ دیکھو بلکہ کہتا ہے کہ نظریں پڑیں گی تو قربت بھی ہو گی اور پھر بے حیائی بھی پیدا ہو گی۔ اچھے برے کی تمیز ختم ہو گی اور پھر ایسے کھلے عام میل جول سے جب اس طرح لڑکا اور لڑکی، مرد اور عورت بیٹھے ہوں گے تو اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق تیسرا تم میں شیطان ہو گا۔

(سنن الترمذی کتاب الرضاع باب ما جاء فی کراھیۃ الدخول علی المغیبات حدیث نمبر 117)

یہ جو انٹرنیٹ وغیرہ کی میں نے مثال دی ہے، اس میں فیس بک (Facebook) اور سکائپ (Skype) وغیرہ سے جو چیٹ (Chat) وغیرہ کرتے ہیں، یہ شامل ہے۔ کئی گھر اس سے میں نے ٹوٹتے دیکھے ہیں۔ بڑے افسوس سے میں کہوں گا کہ ہمارے احمدیوں میں بھی اس طرح کے واقعات ہوتے ہیں۔ پس خدا تعالیٰ کے اس حکم کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے کہ فحشاء کے قریب بھی نہیں پھٹکنا کیونکہ شیطان پھر تمہیں اپنے قبضے میں کر لے گا۔

(خطبہ جمعہ 2/ اگست 2013ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

موت

(کلام حضرت مرزا بشیر احمدؓ)

ہر ایک کو دکھاتی ہے اپنی بہار موت
ہر ایک ہی کے ہوتی ہے سر پر سوار موت

پنجے سے اُس کے چھوٹ کر جائے کوئی کہاں
پھیلائے جال بیٹھی ہے ہر سُو ہزار موت

جو مر مٹے ہیں، مر کے بھی زندہ رہیں گے وہ
جتنا نکالنا ہو نکالے بخار موت

تیغِ نگاہِ یار کا کشتہ ہوں مَیں، جبھی
ڈرتا نہیں کبھی بھی، ڈرائے ہزار موت

میری دکھوں میں شدتِ طبع کو دیکھ کر
ہوتی ہے دل ہی دل میں بہت شرمسار موت

مرنا تو وصلِ یار ہے، یہ جانتا ہوں میں
مجھ کو بھلا ڈراتی ہے کیوں بار بار موت

مسلم کو وصلِ یار ہے، کافر کو وصلِ نار
اخبارِ آخرت کا ہے نامہ نگار موت

خواہش اگر کوئی ہے تو احمدؑ کی ہے یہی
اسلام پر ہی دے مجھے پروردگار موت

(کلام بشیر صفحہ 5-6 ایڈیشن 1963ء)

حدیقۃ النساء

حضرت عائشہ صدیقہؓ

مذہب اسلام میں رب العالمین تک پہنچنے کا سب سے موثر ذریعہ یہ ہے کہ رحمۃ للعالمین کی کامل اطاعت اور اُن سے حقیقی محبت کی جائے۔ ان لوگوں سے زیادہ خوش نصیب بھلا کون ہو گا جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا آپؐ کو قریب سے دیکھا آپؐ سے حقیقی محبت کی اور اپنے آپ کو آپ پر فدا کر دیا۔

اللہ تعالیٰ ان کے بارے میں فرماتا ہے

رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُمۡ وَ رَضُوۡا عَنۡہُ

(توبہ:100)

ترجمہ: اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اس سے راضی ہو گئے۔

اس آیت کی تشریح میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں ’’اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کا ذکر ہے جو سبقت لے جانے والے ہیں جو روحانی مرتبہ میں سب کے اوپر ہیں اور اپنے ایمان کے معیاروں اور اللہ تعالیٰ کی تعلیم کے مطابق اعمال بجالانے والے ہیں باقی سب کو پیچھے چھوڑنے والے ہیں یہی لوگ ہیں جو سب سے پہلے ایمان لائے اور دوسروں کے لیے اپنے بعد آنے والوں کے لیے اپنی مثالیں بطور نمونہ چھوڑ گئے تا کہ دوسرے ان کی تقلید کریں۔

(خطبہ جمعہ 15 دسمبر 2017ء)

ایک ایسی ہی بابرکت ہستی جنہوں نے نہ صرف ان کا زمانہ پایا بلکہ آپؐ کی شریک حیات بن کر اس مطہرو جود کو نہایت قریب سے دیکھا اس کی سیرت کا بغور مشاہدہ کیا بلکہ اس بابرکت وجود سے جو علم سیکھا جو تربیت حاصل کی اسے قیامت تک کے مسلمانوں کے لیے محفوظ کروا دیا۔ ہم بات کر رہے ہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چہیتی زوجہ محترمہ تھیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لخت جگر تھیں۔ آپ کی والدہ کا نام زینب کنیت ام رومان تھی۔ آپ کو حمیرا کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو بنت صدیق بھی کہا کرتے تھے۔ آپؓ کی کیونکہ کوئی اولاد نہ تھی تو اس لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے بھانجے کے نام پر آپؓ کی کنیت ام عبداللہ رکھی تھی۔ جو آپؓ کی بہن اسماء بنت ابی بکرؓ اور زبیر بن عوامؓ کے بیٹے تھے۔

(مسند احمد، امام احمد بن حنبل جلد 9)

حضرت صدیقہ کا نبی کریمؐ سے نکاح

حضرت عائشہؓ کا نکاح حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے فوراً بعد ہوا، نبی کریم ﷺ نے حضرت سودہؓ اور حضرت عائشہؓ سے بیک وقت نکاح فرمایا۔ لیکن حضرت عائشہؓ کا رخصتانہ تین سال بعد ہوا۔

آپؓ فرماتی ہیں کہ:

جبرئیل امین علیہ السلام ریشم کے سبز کپڑے میں (لپٹی ہوئی) اُن کی تصویر لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ دنیا و آخرت میں آپ کی اہلیہ ہیں۔ آپؓ فرماتی ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ: میں نے خواب میں تمہیں دو بار دیکھا، آپؐ نے فرمایا کہ تم ریشمی کپڑوں میں لپٹی ہوئی ہو اور مجھے کہا گیا کہ یہ آپ کی بیوی ہیں۔ سو پردہ ہٹا کر دیکھے، جب میں نے دیکھا تو تم ہی تھی۔ تو میں نے کہا: اگر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو وہ ایسا کر کے ہی رہے گا۔

(امام بخاری: صحیح بخاری، کتاب التعبیر، باب 21: الرقم الحدیث 7012)

نبی کریمؐ کی سب سے زیادہ چہیتی

نبی کریم ﷺ حضرت عائشہؓ سے بہت محبت فرماتے، حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بار نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول آپ کو سب سے زیادہ محبوب کون ہیں؟ تو فرمایا عائشہؓ۔ پھر پوچھا گیا اور لوگوں میں تو فرمایا ان کے والد محترم۔

(بخاری: حدیث 23588)

آنحضرت ﷺ حضرت عائشہؓ کے بہت ناز اٹھاتے تھے۔ ایک دفعہ ان سے فرمانے لگے کہ عائشہؓ میں تمہاری ناراضگی اور خوشی کو خوب پہچانتا ہوں۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا وہ کیسے؟ فرمایا جب تم مجھ سے خوش ہوتی ہو تو اپنی گفتگو میں رب محمدؐ کہہ کر قسم کھاتی ہو اور جب ناراض ہوتی ہو تو رب ابراہیمؑ کہہ کر بات کرتی ہو۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ ہاں یا رسول اللہ یہ تو ٹھیک ہے مگر بس میں صرف زبان سے ہی آپ کا نام چھوڑتی ہوں (دل سے تو آپؐ کی محبت نہیں جا سکتی)۔

(ازواج مطہرات و صحابیات: 126)

دوسری خواتین پر سبقت

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مردوں میں سے کامل افراد تو بہت گذرے ہیں لیکن عورتوں میں کامل عورتیں صرف حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا جو فرعون کی بیوی تھیں اور حضرت مریم علیہا السلام گذری ہیں اور تمام عورتوں پر عائشہؓ کی فضیلت ایسی ہے جیسے تمام کھانوں پر ثرید کو فضیلت حاصل ہے۔

(صحیح بخاری 3411)

علم و ذہانت

حضرت عائشہؓ کو اللہ تعالیٰ نے کمال کی ذہانت عطا فرمائی تھی، آپؓ جو بات بھی حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے سنتیں اسے اپنے دماغ میں بٹھا لیا کرتی تھیں۔ حضرت عائشہؓ سے 2110 احادیث مروی ہیں۔

ان کے پاس شریعت کا اتنا علم تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔ ’’خُذُوْا نِصْفَ دِیْنِکُمْ مِنْ ھٰذِہِ الْحُمَیْرَاء‘‘ یعنی شریعت کا آدھا علم سرخ رنگ والی عورت یعنی حضرت عائشہؓ سے حاصل کرو۔

اور تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین یہی کیا کرتے تھے کہ جب کسی مسئلے میں ان کو کچھ شک ہوا کرتا تھا تو وہ فوراً حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس آتے یہاں تک کہ بڑے بڑے عالم صحابہ کرام بھی حضرت عائشہؓ کے پاس استفادہ کے لیے آیا کرتے تھے۔

عبادات الٰہی

آپ کے دل میں ہمیشہ خدا تعالیٰ کی محبت جاگزین رہی۔ بے حد عبادت گزار تھیں۔ فرض نمازوں کے علاوہ نوافل کا بھی خاص التزام کرتیں۔ چاشت کی نماز کی اتنی پابند تھیں کہ کہا کرتیں تھیں کہ میرا باپ بھی قبر سے اٹھ کر آ جائے اور مجھے منع کرے تو میں باز نہ آؤں۔

(مسند احمد جلد 2 صفحہ 138)

باقاعدہ تہجد پڑھتیں۔ روزے رکھتیں اعتکاف کیا کرتیں۔ تلاوت قرآن کریم اور قرآنی آیات پر غور و فکر کرتیں۔ ہر سال حج کی ادائیگی کرتیں۔ غرض ہر وہ کام کرتیں جس سے خدا تعالیٰ راضی ہوتا ہو۔

قرآنی آیات کا نزول

غزوہ بنی مصطلق کے موقع پر آپؓ پر جو تہمت لگی وہ واقعہ تاریخ اسلام میں واقعہ افک کے نام سے مشہور ہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہ صدیقہؓ کی بریت ظاہر کرنے کے لیے سورہ النور میں سترہ قرآنی آیات نازل کیں یہ آپؓ کے لیے ایک ایسا اعزاز ہے جس کی مثال ملنی مشکل ہے اسی طرح غزوہ ذات الرقیع کے موقع پر بھی حضرت عائشہ صدیقہؓ کی وجہ سے تیمم کا قرآنی حکم نازل ہوا۔ تیمم کے حکم کا نازل ہونا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی وجہ سے اس امت پر کی جانے والی اللہ تعالیٰ کی برکتوں اور احسانات میں سے ایک برکت اور احسان ہے۔ اس واقعہ کو خود انھوں نے بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ حضرت امام بخاریؒ نقل فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک سفر کے موقع پر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھی۔ اس سفر میں بہت سارے مسلمان بھی ہمارے ہمراہ تھے۔ میں نے ایک ہار پہن رکھا تھا۔ جب ہمارا قافلہ ذات الجیش کے مقام پر پہنچا تو وہاں یہ ہار ٹوٹ کر گم ہو گیا۔ لہٰذا اس ہار کو ڈھونڈنے کے لیے نبی کریم ﷺ نے وہاں مزید قیام فرمایا، اور آپ کے ساتھ آپ کے ہمراہی بھی وہیں ٹھہرے رہے۔ اتفاق سے قافلے نے جہاں پڑاؤ ڈالا تھا، وہاں دور دور تک پانی کا نام و نشان نہ تھا، صبح قریب تھی، اور لوگوں کو فجر کی نماز پڑھنے کی فکر تھی۔ پانی نہ ہونے کی وجہ سے لوگ گھبرائے ہوئے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچے اور انھیں اپنی صورت حال بتائی (کہ نماز کا وقت ہو چکا ہے، اور وضو کے لیے دور دور تک پانی نہیں ہے، اب کیا کیا جائے؟ عائشہؓ نے کیا کر دیا) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: لوگوں کی یہ باتیں سن کر حضرت ابو بکر صدیقؓ میرے پاس آئے اور (والد ہونے کی حیثیت سے) مجھے سرزنش کرنا شروع کر دی۔ اس وقت نبی کریم ﷺ میرے زانو پر اپنا سر مبارک رکھے ہوئے آرام فرما تھے۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے میرے پہلو میں کچوکے لگائے۔ لیکن میں نے نبی کریم ﷺ کے آرام میں خلل نہ آئے، اس خیال سے ذرا بھی حرکت نہ کی۔ یہاں تک کہ صبح کے وقت جب نبی کریم ﷺ بیدار ہوئے تو دیکھا پانی موجود نہیں ہے۔ اسی دوران وحی کے آثار نمایاں ہوئے اور حکم نازل ہوا۔

وَاِنۡ کُنۡتُمۡ مَّرۡضٰۤی اَوۡ عَلٰی سَفَرٍ اَوۡ جَآءَ اَحَدٌ مِّنۡکُمۡ مِّنَ الۡغَآئِطِ اَوۡ لٰمَسۡتُمُ النِّسَآءَ فَلَمۡ تَجِدُوۡا مَآءً فَتَیَمَّمُوۡا صَعِیۡدًا طَیِّبًا فَامۡسَحُوۡا بِوُجُوۡہِکُمۡ وَاَیۡدِیۡکُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَفُوًّا غَفُوۡرًا

(النساء: 44)

ترجمہ: اور اگر تم بیمار ہو یا مسافر ہو یا تم میں سے کوئی طبعی حوائج سے

فارغ ہوا ہو یا تم نے عورتوں سے تعلق قائم کیا ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو خشک پاک مٹی سے تیمم کرلیا کرو۔سو تم اپنے چہروں پر اور ہاتھوں پر مسح کرو۔ یقیناً اللہ بہت درگزر کرنے والا (اور) بہت بخشنے والا ہے۔ اسی طرح سورہ مائدہ آیت نمبر 7 میں بھی تیمم کا تفصیلی ذکر موجود ہے۔

ازواجِ مطہّرات پر فوقیت

اپنے علم، فہم و فراست، زہد وتقویٰ اور تبلیغ دین کی وجہ سے آپؓ باقی تمام ازواج رسول اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر فوقیت حاصل تھی.

آپؓ خود فرماتی ہیں

کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے نو باتیں ایسی عطا فرمائی ہیں جو دنیا میں میرے سوا کسی کو عطا نہیں ہوئیں۔

(1)خواب میں حضور کے سامنے فرشتے نے میری تصویر پیش کی۔
(2)جب میں سات برس کی تھی تو آپ نے مجھ سے نکاح کیا،
(3)نو برس کی عمر میں میری رخصتی ہوئی۔
(4)میرے سوا آپ کی خدمت میں کوئی اور کنواری بیوی نہ تھی،
(5)حضور جب میرے پاس ہوتے تب بھی وحی آتی تھی،
(6)میں آپ کی محبوب ترین بیوی تھی،
(7)میری شان میں قرآنی آیات نازل ہوئیں،
(8)میں نے حضرت جبرائیلؑ کو اپنی کھلی آنکھوں سے دیکھا ہے،
(9)آپ نے میری ہی گود میں سر مبارک رکھے ہوئے وفات پائی

(مستدرک حاکم)

پردے کا التزام

حضرت عائشہؓ کی صفات میں ایک اہم صفت یہ بھی تھی کہ آپؓ پردے کا سخت التزام کرتی تھیں۔

چنانچہ وہ خود بیان کرتی ہیں کہ ’’ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کی حیات طیبہ میں میں نے اپنے رضاعی چچا کو اپنے گھر میں نہیں آنے دیا۔ یہاں تک کہ انہوں نے اس بارے میں نبی کریم ﷺ سے استفسار نہ کرلیا پھر بھی میں نے قطعاً انہیں اجازت نہ دی جب تک کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے یہ نہ فرمایا کہ تمہارے چچا کے تمہارے گھر میں آنے میں کوئی حرج نہیں‘‘اس کے باوجود میں نے اپنے دل کے مزید اطمینان کے لیے عرض کیا:’’مجھے عورت نے دودھ پلایا تھا مرد نے تو نہیں‘‘ حضور ﷺ نے اپنی بات کی تاکید کے لیے دوبارہ وہی فرمایا:’’ بے شک وہ تمہارے چچا ہیں اور تمہارے پاس آسکتے ہیں۔

(صحیح البخاری:909)

ایک دفعہ حج کے موقع پر چند عورتوں نے عرض کی کہ اے ام المؤمنین! چلیے حجر اسود کو بوسہ دے آئیں فرمایا، تم جاسکتی ہو میں مردوں کے ہجوم میں نہیں جا سکتی۔

(صحیح بخاری کتاب الحج باب طواف النساء مع الرجال:1618)

مدح سرائی کو ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھنا

حضرت عائشہؓ اپنی مدح و ثنا کو سخت ناپسند کرتی تھیں اور کسی کو اپنی تعریف نہیں کرنے دیتی تھیں۔ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہؓ کے مرض الموت میں تیمار داری کی اجازت طلب کی تو حضرت عائشہؓ نے فوراً بھانپ لیا کہ وہ آئیں گے اور میری تعریف کریں گے اس لیے اجازت نہیں دی۔ پھر جب کسی نے ان کی سفارش کی تو انہیں اجازت دے دی، ابن عباس رضی اللہ عنہ جب اندر آئے تو ام المؤمنینؓ کی مدح سرائی بیان کرنے لگے تو حضرت عائشہؓ نے اپنے کرب کا اظہار ان الفاظ میں کیا ’’ میرا دل چاہتا ہے کہ میں لوگوں کی یادوں سے محو ہوجاؤں‘‘

(صحیح البخاری رقم الحدیث 4753)

زُہد و قناعت

’’ایک مسکین نے ان سے کچھ مانگا اس وقت وہ روزہ دار تھیں۔ان کے حجرہ مقدس میں صرف ایک روٹی تھی انہوں نے اپنی لونڈی سے فرمایا:’’یہ روٹی اس مسکین کو دے دو‘‘۔ اس لونڈی نے عرض کی:’’ام المومنینؓ آپ روزہ کس سے افطار کریں گی؟‘‘۔حضرت عائشہؓ نے فرمایا:’’یہ روٹی اس مسکین کو دے دو‘‘۔لونڈی نے کہا:وہ روٹی میں نے مسکین کو دے دی جب شام ہوئی تو ہمیں کسی گھر والوں یا کسی نے ہدیہ بھیجا جو ہمیں بکری یا روٹی بھیجا کرتا تھا۔ام المومنینؓ نے مجھے بلایا اور فرمایا:’’اس میں سے کھاؤ، یہ تمہاری روٹی (ٹکیہ) سے بہتر ہے۔‘‘

(موطا امام مالک، کتاب الصدقۃ الحدیث:1969)

جود وسخا

ایک دن حضرت عائشہؓ کی خدمت میں ان کے بھانجے عبداللہ بن زبیر نے ایک لاکھ اسی ہزار درہم بطورِ ہدیہ بھیجے، وہ اس دن روزے سے تھیں، چنانچہ انہوں نے اسے لوگوں میں تقسیم کرنا شروع کر دیا، شام ہونے تک ایک درہم بھی باقی نہیں رہ گیا تھا، افطار کے وقت باندی سے فرمایا:میرے افطار کا انتظام کرو، چنانچہ ایک روٹی اور تھوڑا تیل لے کر حاضر ہوئی، اور کہنے لگی آپؓ نے آج جو کچھ تقسیم کیا ہے، اس میں سے ایک درہم کا گوشت خرید لیتیں تو اس سے افطار کر لیتیں، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ناراض نہ ہو، اگر تو مجھے یاد دلاتی تو شاید میں ایسا کر لیتی۔

(ابن سعد جزء نساء:46)

وصال

اللہ تعالیٰ نے آپؓ کو باکمال زندگی عطا کی جس کے ہر لمحہ کو آپؓ نے اس کی رضا میں گزارا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی اسلام کے مشن میں معاون و مددگار رہیں اور آپؐ کی وفات کے بعد بھی ایک لمبا عرصہ مسلمانوں کی تعلیم و تربیت میں مشغول رہیں۔ آخر کار ایک باعمل زندگی گزار کر سترہ رمضان کو 66 سال کی عمر میں آپؓ کا وصال مدینہ منوّرہ میں ہوا- اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَيۡهِ رٰجِعُوۡنَ۔

(طبقات ابن سعد جلد 8)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے آپؓ کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور آپؓ کی وصیّت کے مطابق رات کو جنت البقیع کے قبرستان میں دوسری ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کی قبروں کے پہلو میں آپؓ کی تدفین ہوئی۔

بلاشبہ حضرت عائشہؓ کی ذات میں ہر مسلمان عورت کے لیے مثال ہے۔جنہوں نے اُس دور میں اپنے علم وعمل سے رہتی دنیا تک کی خواتین کے لیے اپنا نمونہ چھوڑا ہے۔تو آج اس جدید دور میں جب عورت پہلے کی نسبت بہت آزاد ہے تعلیمی ذرائع بھی بے شمار ہیں وسائل کی بھی کمی نہیں۔ ہمارے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دور کی مثالیں بھی موجود ہیں اور پھر ان کے عاشق صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے از سرِ نو ان سب تعلیمات کو زندہ کیا اور پھر آپ کے زمانے کی خواتین مبارکہ کی مثالیں بھی موجود ہیں تو ہمارے پاس اب کیا عذر بچتا ہے کہ ہم ان حسین تعلیمات پر عمل نہ کریں اپنے دینی علم میں اضافہ نہ کریں۔ خدا کرے کہ ہم احمدی بہنیں بھی ایسی بابرکت ہستیوں کے نقش قدم پر چل سکیں اور اپنی دنیا و آخرت سنوار سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ۔

(مرسلہ:صدف علیم صدیقی۔ ریجائنا کینیڈا)

رپورٹ:مرزا عطاءالروف۔مربی سلسلہ برکینا فاسو

تینکودوگو ریجن، برکینا فاسو میں جلسہ یومِ خلافت کا انعقاد

خلافت سے محبت اور عقیدت ہر احمدی کے دل کی آواز ہے۔ خلافت کی محبت کو جماعت کے ہر فرد کے دل میں اجاگر کرنے کے لئے 27 مئی 2022 کو جماعت احمدیہ تینکودوگو (برکینا فاسو) میں جلسہ خلافت کا انعقاد ہوا۔ جلسے کا تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم زالے طاہر صاحب نے تلاوت قرآن کریم کے فرائض انجام دیئے۔ اس کے بعد خاکسار نے خلافت احمدیہ کی اہمیت، اور اس کے ساتھ وابستگی قائم رکھنے، 27 مئی کے دن کی اہمیت اور خلفائے احمدیہ کے قبولیت دعا کے واقعات پیش کیے۔ اس جلسے میں 5 غیر احمدی احباب کل 40 افراد نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ جلسہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے خلافت احمدیہ کی محبت کو دلوں میں قائم کرنے والا ہو۔ اور تینکودوگو (برکینا فاسو) کی جماعت خلافت کی آواز پر ہر دم عمل کرنے والی ہو اور خلافت کے ہر حکم کو اپنی زندگی کا حصہ بنانے والی ہو۔ آمین۔

مریم رحمٰن

حیاتِ نورالدینؓ

آپؓ کے قبولیت دعا کے واقعات

قسط 5

چہ خوش بودے اگر ہر یک زامت نورِ دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پُر از نورِ یقیں بودے

خدا کے مامورین جب دنیا میں آتے ہیں اور خدائی حکم کے ماتحت تبلیغ کا کام کرتے ہیں تو اللہ انہیں ایسے معاونین اور مددگار عطا فرماتا ہے جو ان کے کاموں میں ان کے سلطان نصیر ہوتے ہیں۔ ان نیک وجودوں کے عطا کئے جانے کے لئے انبیاء خدا کے حضور دعائیں والتجائیں بھی کرتے ہیں۔ قرآن کریم میں حضرت موسیٰؑ کی اس طرح کی دعا کا ذکر ہے۔ نیز ہمارے آقاومطاع حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی دعا بھی احادیث میں یوں مذکور ہے

اَللّٰھُمَّ اَیِّدِ الْاِسْلَامَ بِعُمَرَیْنِ

کہ اے میرے اللہ! اسلام کو دو عمر (عمر بن خطاب اور عمر بن ہشام) میں سے کسی کے ذریعہ مدد دے۔

اس زمانے میں جب اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا تو آپؑ نے بھی پُر از نورِ یقین ساتھی عطا ہونے کے لئے رب کے حضور التجائیں کیں۔ دراصل حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحبؓ کا سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونا بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا نتیجہ تھا۔ چنانچہ حضورؑ ''آئینہ کمالات اسلام'' میں فرماتے ہیں:

''میں رات دن خدا تعالیٰ کے حضور چلّاتا اور عرض کرتا تھا کہ اے میرے ربّ! میرا کون ناصر و مددگار ہے۔ میں تنہا ہوں۔ اور جب دعا کا ہاتھ پے درپے اٹھا اور فضائے آسمانی میری دعاؤں سے بھر گئی تو اللہ تعالیٰ نے میری عاجزی اور دعا کو شرف قبولیت بخشا اور ربّ العالمین کی رحمت نے جوش مارا۔ اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک مخلص صدیق عطا فرمایا... اس کا نام اس کی نورانی صفات کی طرح نورالدین ہے۔... جب وہ میرے پاس آکر مجھ سے ملا تو مَیں نے اسے اپنے ربّ کی آیتوں میں سے ایک آیت پایا اور مجھے یقین ہوگیا کہ یہ میری اس دعا کا نتیجہ ہے جو مَیں ہمیشہ کیا کرتا تھا اور میری فراست نے مجھے بتایا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے منتخب بندوں میں سے ہے۔''

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 581-582)

آپ ایک حاذق طبیب، عالم باعمل اور مطالعہ کتب کے شوقین تھے۔ توکل اور غناء کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔ آپؓ کی دعائیں خدا کے حضور مستجاب تھیں۔ آپ اوائل عمری سے ہی نیکی اور تقویٰ پر چلنے والے نیز دعاؤں پر کامل یقین رکھنے والے تھے۔ خدا کے ساتھ آپ کا گہرا تعلق تھا اور شاید یہ اسی تعلق کا نتیجہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام دنیا میں سے یہ سعادت عطا کی کہ مسیح موعودؑ کو سب سے پہلے ماننے کی آپؓ کو توفیق ملی۔ حضرت اقدس مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام کی جب 26 مئی 1908ء کو وفات ہوئی تو خدائی منشاء کے ماتحت خلافت کا سلسلہ شروع ہوا اور آپؓ کو 27 مئی 1908ء کو اللہ نے خلافت کے مسند پر متمکن فرمایا۔ آپؓ کا

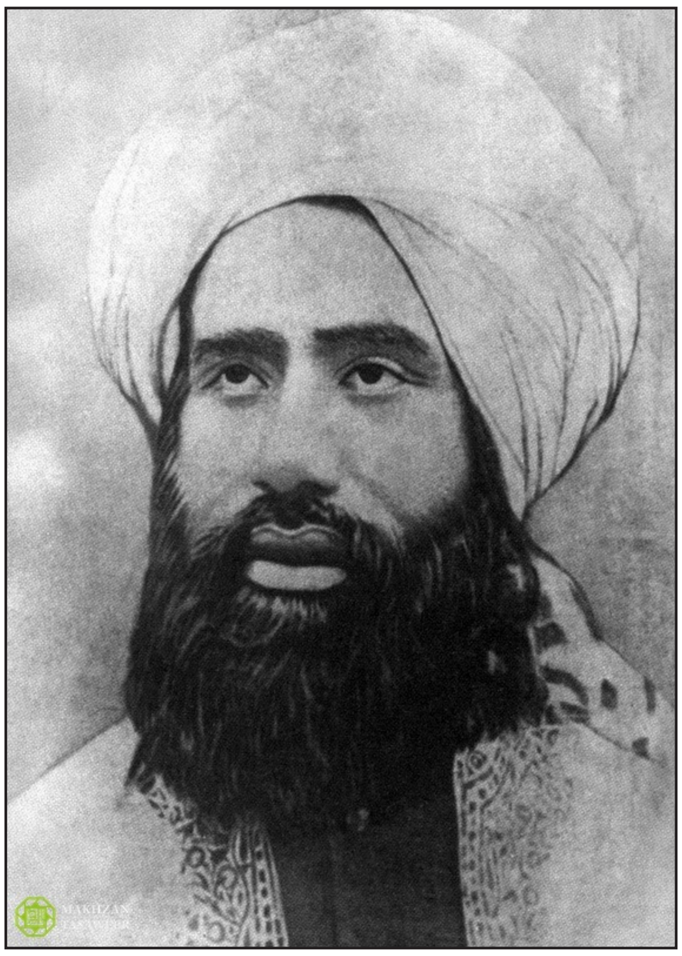

پاک وجود مومنین کی خوف کی حالت کو امن کے حالت میں بدلنے کا باعث بنا۔ آپؓ کے ذریعہ سے اللہ نے خلافتِ احمدیہ کو استحکام بخشا۔

حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے اپنی جماعت کا تعلق خدا سے جوڑنے کے لئے مسلسل دعاؤں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ آپ کی ایک مبارک تصنیف برکات الدعا اور باقی بے شمار تحریرات اس کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ آپؑ ہمیشہ احباب جماعت کو ہر عسر و یسر میں خدا کے حضور جھکنے کی تلقین کرتے تھے۔ اور بندوں کا خدا سے پختہ اور مضبوط تعلق ہر حال میں قائم ہو ہمیشہ دیکھنا چاہتے تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کا وجود آپؑ کی مبارک جماعت میں سے نمایاں ترین وجود ہے جنکی دعاؤں کو خدا نے اپنے حضور بہ پایۂ قبولیت جگہ بخشی۔ آپؓ کی ساری زندگی قبولیت دعا کے عظیم الشان واقعات و معجزات سے بھری پڑی ہے۔ یہ واقعات آپ کی سوانح مرقاۃ الیقین فی حیات نورالدین، حیاۃ نور نیز اخبار الفضل، الحکم اور دیگر جماعتی رسائل وکتب میں درج ہیں۔

آپؓ اپنی دعاؤں کے حوالہ سے فرماتے ہیں

میری دعائیں عرش پر بھی سنی جاتی ہیں۔ میرا مولیٰ میرے کام میری دعا سے بھی پہلے کر دیتا ہے۔

(البدر 11 جولائی 1913 حیاۃ نور صفحہ 626-627)

آپؓ کے اوائل عمری کا قبولیت دعا کا ایک واقعہ تاریخ احمدیت جلد سوم میں مذکور ہے کہ ایک دفعہ کسی ضرورت کے پیش آنے پر آپؓ نے اپنے استاد سے اس معاملہ کی بابت پوچھا۔ استاد نے جواب دیا کہ میرے پاس اس مطلب کے حصول کے لئے کوئی راستہ نہیں ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ آپؓ نے اس وقت خدا کے حضور دعا فرمائی اور آپ کا مطلب اس دن عشاء سے پہلے پورا ہوگیا۔ استاد نے اس سے یہ یقین کرلیا کہ شاید آپ کوئی عمل جانتے ہیں۔

(تاریخ احمدیت جلد سوم صفحہ 27)

آپ کی قبولیت دعا کا ایک واقعہ حیات نور میں یوں مذکور ہے کہ ایک دفعہ آپ تحصیل علم کی غرض سے ایک سفر کر رہے تھے اور تین دن سے کھانا نہیں کھایا تھا۔ آپ نے کھانے کے لئے کسی سے سوال بھی نہیں کیا تھا۔ آپ مغرب کی نماز کے لئے مسجد میں گئے وہاں پر لوگ نماز پڑھ کر چلے گئے اور کسی نے بھی آپ کی طرف توجہ نہ دی۔ آپ دعاؤں وذکر الٰہی میں مشغول اکیلے بیٹھے دعا کر رہے تھے۔ آپ اس حالت کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

جب میں اکیلا تھا تو مجھے باہر سے آواز آئی نورالدین نورالدین یہ کھانا آکر جلد پکڑ لو۔ میں گیا تو ایک مجمع میں بڑا پُر تکلف کھانا تھا۔ میں نے پکڑ لیا۔ میں نے یہ بھی نہیں پوچھا کہ یہ کھانا کہاں سے آیا۔ کیونکہ مجھے علم تھا کہ خدا تعالیٰ نے بھیجا ہے۔ میں نے خوب کھایا اور پھر برتن مسجد کی ایک دیوار کے ساتھ کھونٹی پر لٹکا دیا۔ جب میں آٹھ دس سن کے بعد واپس آیا تو وہ برتن وہیں آویزاں تھا۔ جس سے مجھے یقین ہوگیا کہ کھانا گاؤں کے کسی آدمی نے نہیں بھجوایا تھا۔ خدا تعالیٰ نے ہی بھجوایا تھا۔

(حیاۃ نور مصنفہ عبد القادر صفحہ:25)

آپ پہلی بار جب حج کے لئے جانے لگے تو اس وقت آپ 24، 25 سال کے تھے۔ مکہ جانے کی غرض سے آپ بمبئی سے روانہ ہوئے۔ مرقاۃ الیقین میں لکھا ہے کہ پانچ آدمی آپ کے ہمراہ تھے جن کی وجہ سے آپ کو سفر میں کسی قدر سہولت بھی رہی۔

آپ فرماتے ہیں کہ مجھے چونکہ اس طرح کے سفروں کا تجربہ نہ تھا اس لئے ان میں سے ایک نے مجھے یہ کہا کہ آپ اپنی کتابیں میرے صندوق میں رکھ لیں اس میں کافی جگہ ہے۔ چنانچہ میں نے کتابیں رکھ لیں۔ خدا کی کرنی ایسی ہوئی کہ اس نوجوان کے صندوق کی کنجی گم ہوگئی۔ وہ آپؓ سے کہنے لگا کہ چونکہ آپ کی کتابوں کی وجہ سے صندوق بھاری تھا اس لئے اس کی کنجی کسی نے چرائی ہے۔ آپ نے اسے بڑا سمجھایا کہ تمہارے کہنے پر ہی میں نے کتابیں رکھی ہیں۔ لوگوں نے بھی سمجھایا۔ اس کی منت سماجت بھی کی گئی مگر وہ نہ مانتا تھا۔ اور آپ کو چین نہ لینے دیتا تھا۔ بہرحال آپ نے خدا کے حضور بڑی دعا کی۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ اسی رات ترکوں کے کیمپ پر چوروں نے حملہ کیا۔ تعاقب کرنے پر بھاگتے ہوئے چوروں کی کنجیاں وہاں رہ گئیں۔ اور انہی میں اس نوجوان کے صندوق کی کنجی بھی تھی جو آپ نے کسی طرح ان سے لے کر اس نوجوان کو دی۔ آپ فرماتے ہیں

یہ کرشمہ اس دعا کا تھا جو رات کو میں نے جناب الٰہی میں کی تھی۔ صبح کے وقت ترک مع کنجیوں کے ہندیوں کے کیمپ میں آئے۔۔۔۔ میں نے ایک ترک کے ہاتھ میں کنجیوں کا ایک گچھا دیکھا تو اس میں وہ کنجی بھی تھی۔

(مرقاۃ الیقین فی حیات نورالدین صفحہ 111)

خدا کی طرف سے چنیدہ لوگوں کی دعائیں جہاں خدا کے حضور مقبول ہوتی ہیں وہاں خدا ان کے دل میں اپنے پیاروں کے لئے خاص درد اور جوش بھی دعا کے لئے پیدا کر دیتا ہے۔ چنانچہ آپ کی قبولیت دعا کا ایک واقعہ آپ کے ایک رفیق کی اہلیہ کے حوالہ سے رفقاء احمد میں یوں مذکور ہے

حضرت چوہدری حاکم دین صاحب کی بیوی کو

بقیہ صفحہ 8 پر

جاوید اقبال ناصر۔مربی سلسلہ جرمنی

میں نے حضور سے ملنا ہے!

ایک دس سالہ بوسنین بچے کی تمنا و آرزو

اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے پچھلے ہفتہ بوسنیا جانے کا اتفاق ہوا۔وہاں کے مبلغ سلسلہ مکرم مُفیض الر حمان صاحب نے بوسنیا کے دارلحکومت سرائیو سے 130 کلو میٹر دور جانے کا پروگرام بنایا۔ ہمارا یہ سفر دعا کرنے کے بعد کار کے ذریعہ شروع ہوا۔ راستہ کافی مشکل و دشوار گزار، سڑک بل کھاتی ہوئی، اوپر سے نیچے اور نیچے سے اوپر جاتی اپنی خوبصورتی کو دُوبالا کر رہی تھی۔ نماز ظہر وعصر کے لیے ایک جگہ گاڑی کو بریک لگائی تو پہلے سے موجود ایک ویگن پر نظر پڑی جو کہ وہاں پر پارک کی گئی تھی۔ ہم نے سوچا کہ شاید کوئی بھائی پانی پینے کے لیے یا کچھ دیر ستانے اور تازہ دم ہونے کے لیے یہاں پر ٹھہرا ہے۔ لیکن دیکھا تو خوب دیکھا! کہ ایک بوسنین نوجوان سجدہ میں ہے اور اللہ تعالیٰ سے راز و نیاز کر رہا ہے۔ نیچے اس نے گتے سے تیار کردہ جائے نماز بچھائی ہوئی ہے اور سجدہ کی حد مقرر کر کے آگے بھی ایک نشان رکھا ہوا ہے۔ ہم دونوں نے ایک دوسرے کے منہ کی طرف دیکھا گویا ہم ایک دوسرے کو کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ اثنائے گفتگو میرے منہ سے نکل ہی گیا کہ وہ تو ہم سے اچھا ہے !جو کہ پورے اہتمام کے ساتھ نماز ادا کر رہا ہے۔ نماز ختم کر کے ہماری طرف آیا۔ ہم نے سلام کرنے میں پہل کی۔ اس نے خوش دلی کے ساتھ سلام کا جواب دیا۔ نام معلوم کیا تو اس نے بتایا کہ اس کا نام Aldin ہے۔ ’’الدین‘‘ نام سن کر خوشی کے مارے ہماری تو باچھیں ہی کھل گئی۔ بے ساختہ میں نے اپنے ساتھی کی مدد سے ان سے ایک سوال کیا؟ کہ آپ کب سے نماز کے عادی ہیں؟ انتہائی خاکساری اور دھیمی آواز سے اس کا جواب آیا جب سے ہوش سنبھالا ہے۔ اس کے جواب نے اور بھی مسرت کیا ہمیں۔ میرے ساتھی محترم نے ان کا اڈریس لیا اور اپنا اس کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے دوبارہ ملنے کا عندیہ دیا اور یوں علیحدہ ہوا وہ ہم سے۔

جہاں ہماری منزل تھی وہاں پر پہنچ کر ہم ایک گھر میں گئے۔ بوڑھے میاں بیوی سے ملاقات ہوئی۔ بوسنیا کے مبلغ سلسلہ نے ان سے بوسنین زبان میں کھل کر باتیں کیں۔ خاکسار بھی اپنی موجودگی کا احساس دلانے کے لیے کہیں لقمہ دے دیتا۔ کس زبان میں؟ اردو میں، اور اس کا ترجمہ کرنے کی درخواست بھی انہیں سے کرتا۔ اسی دوران کیا دیکھتا ہے کہ گھر کی مالکن اپنے کمرے میں جاتی ہے اور ایک نوٹ لا کر مبلغ سلسلہ بوسنیا کے ہاتھوں میں رکھتی ہوئی کہتی ہے یہ ہے چندہ۔ میں نے باتوں باتوں میں اس بزرگ خاتون سے دریافت کیا۔ آپ نے یہ کیوں دیا ہے؟ اور اس کا آپ کو کیا فائد ہوتا ہے؟ جواب سنئے !اس عمر رسیدہ کا! جو کہ ایمان سے بھر پُور تھا! کہنے لگی یہی تو سب کچھ ہے! اسی سے تو ہمارا گھر چلتا ہے! اس کے جواب نے کئی دیر تک مجھے سوچنے پر مجبور کیا۔ اور یہ خیال آتا رہا کہ واقع ہی، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے سچے نبی ہیں۔ جس کے ماننے والے دور دراز علاقے میں ہونے کے باوجود بھی چندے کی برکات و فوائد سے آگاہ ہیں۔ الحمد للہ

وہاں سے اٹھ کر ہم ایک اور گھر میں گئے۔ ہمیں دیکھ کر وہ حد درجہ مسرت و شادمان تھے۔ گھر کے ہر فرد کے چہرے سے خوشی عیاں تھی۔ مہمان نواز تو اس علاقے کے لوگ ہوتے ہی ہیں لیکن ہمارے ساتھ تو ایک خاص سلوک نظر آیا۔ آگے پڑی میز پر کھانے والے چیزوں کو خوب سجا دیا گیا۔ وہاں جا کر اس بات کا مشاہدہ کیا کہ بلقان کے علاقے میں یہ دستور ہے کہ اگر مہمان نے اپنا شربت پینے والا گلاس خالی کر دیا ہے تو مہمان پرور یعنی میزبان اس میں اس وقت تک اور شربت ڈالتا رہے گا۔ جب تک وہ خالی ہوتا رہے گا۔ اس لیے ضروری ہے کہ مہمان گرامی گلاس کو آخر تک خالی نہ کرے۔ یہی قانون و طریقہ چائے یا کافی پینے والے مہمان کے کپ پر بھی لاگو ہوتا ہے۔ کھانا کھانے کے بعد جماعت کی ترقیات کی باتیں ہوئیں۔ جلسہ سالانہ جرمنی کا ذکر آیا تو سب میری طرف متوجہ ہوئے۔ شاید وہ یہ سوچ رہے تھے کہ میں ان کو یہ خوشخبری دینے والا ہوں کہ اس دفعہ جرمنی کے جلسہ پر جرمنی سے باہر سے مہمانوں کی آمد جلسہ سالانہ پر ہو سکے گی۔ جو کہ Covid کی وجہ سے ناممکن ہو گئی تھی۔ لیکن جب انہوں نے میری زبان سے ایسی کوئی اچھی خبر نہ سنی۔ تو لگے ہمیں سنانے اپنی پرانی جلسہ سالانہ جرمنی کی یادیں۔ خاص طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہُ اللہ تعالیٰ سے کی گئی ملاقاتیں۔ ایک دس سالہ بچّہ جو کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہُ اللہ تعالیٰ کا فریفتہ و چاہنے والا تھا اسی گھر میں ملا۔ جس کا نام Serif Neretljak تھا۔ خاکسار نے اُس سے دریافت کیا: کہ کیا آپ نے بھی جلسہ جرمنی میں شامل ہونا ہے؟ جواب تھا اس کا ہاں !میں نے بھی ضرور شامل ہونا ہے۔ میں نے پھر استفسار کیا؟ آپ نے وہاں پر کیا کرنا ہے؟ کہنے لگا وہ دس سال کا بوسنین بچہ شریف ! میں نے حضور سے ملنا ہے! میں نے ایک اور سوال بے ساختہ کر دیا۔ کیا آپ پہلے کبھی حضور سے ملے ہیں؟ ہاں میں جواب دیتے ہوئے وہ بچہ برق رفتار سے کمرے میں گیا اور تصاویر کو لا کر میرے آگے رکھ دیا۔ اس کے والد محترم اور دادی جان اپنی تصاویر کو دیکھانے لگیں جو کہ جلسہ سالانہ جرمنی کے بعد حضور اقدس سے ملاقات کی تھیں۔ وہ بچہ ایک تصویر کو دیکھ کر خوشی سے اُچھلنے لگا۔ کیوں؟ کیونکہ ! حضور اقدس کے ساتھ ایک تصویر اس کی بھی تھی جس میں حضور اقدس نے تین بچوں کو اپنے آگے کھڑا کر کے ان کے اُوپر اپنا دست شفقت رکھا ہوا ہے۔ مجھے اپنی شہادت کی انگلی کے اشارے سے کہنے لگا وہ شریف: یہ حضورِ اقدس ہیں اور اپنی تصویر کے اُوپر ہاتھ رکھ کر کہنے لگا یہ میں ہوں۔ اسی طرح اس نے باقی دو بچوں کا بھی تعارف کروایا۔ اس سے اجازت لے کر میں نے اس تصویر کا فوٹو بنایا اور بے ساختہ میری زبان سے یہ الفاظ جاری ہوئے۔ اے میرے پیارے خدا بے شک تو ہی ہے! جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلفاء کرام کی محبت دنیا کے کونوں میں بسنے والے لاکھوں احمدیوں کے دلوں میں ڈالی ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّعَلیٰٓ اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلیٰٓ اِبْرَاھِیْمَ وَعَلیٰٓ اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

دعا کا تحفہ

گمراہ قوم کے لئے بخشش کی دعا

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ ایک دفعہ ساری رات نماز میں یہ دعا پڑھتے رہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ! آپ کو تو سارا قرآن حفظ ہے آپ کیوں ایک آیت ہی دہراتے رہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اپنی امت کے لئے دعا کرتا رہا۔ میں نے پوچھا جواب کیا ملا؟ فرمایا اگر وہ جواب بتا دوں تو اکثر لوگ نماز ترک کر دیں۔

(الدر المنثور للسیوطی جلد 3صفحہ 75)

یہ دعا قرآنی بیان کے مطابق حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنی قوم کے لئے کی تھی۔

اِنۡ تُعَذِّبۡہُمۡ فَاِنَّہُمۡ عِبَادُکَ ۚ وَاِنۡ تَغۡفِرۡ لَہُمۡ فَاِنَّکَ اَنۡتَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ﴿۱۱۹﴾

(المائدہ:119)

(خدایا) اگر تو انہیں عذاب دینا چاہے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخشا چاہے تو تو بہت غالب اور حکمتوں والا ہے۔

(قرآنی دعائیں از خزینۃ الدعا مرتبہ علامہ ایچ ایم طارق ایڈیشن 2014ء صفحہ 16)

مرسلہ: عائشہ چوہدری

ابن سلطان

چھوڑنی ہوگی تجھے دنیائے فانی ایک دن

سینے پہ غم کا پہاڑ ایسا کہ سمجھ نہیں آتی کیا لکھوں۔

مگر کچھ لکھنا چاہتا ہوں، اپنے چھوٹے بھائی عمران احمد کیلئے جو چالیس برس کی عمر میں ہمیں چھوڑ کر خدا کے پاس چلا گیا۔

اِک نہ اِک دن پیش ہوگا تُو فنا کے سامنے
چل نہیں سکتی کسی کی کچھ قضا کے سامنے
چھوڑنی ہوگی تجھے دنیائے فانی ایک دن
ہر کوئی مجبور ہے حکمِ خدا کے سامنے

عزیزم عمران جمعرات کو سویا اور 4 جون 2021 بروزِ جمعہ صبح اُٹھا ہی نہیں۔

بعد میں سمجھ آئی کہ جمعہ تو خدا کے حضور جمع ہونے اور خدا کے حضور اُٹھنے کا دن ہے۔ یہ دِلخراش واقعہ جب پیش آیا تو دل کے زخم پھر تازہ ہوگئے جب بہت سال پہلے والد محترم سلطان احمد صاحب مرحوم اسی طرح رات کو سوئے اور صبح اُٹھے ہی نہیں۔ اور ہم چاروں بھائی یتیم ہو گئے۔۔۔

اسی طرح میرے اس بھائی کے بعد اسکی دو بیٹیاں بعمر اڑھائی سال اور بعمر سات سال یتیم ہوگئیں۔ ہم نے اپنا بھی یتیمی کا غم دیکھا تھا، پھر بھائی کی بچیاں یتیم ہوتے دیکھیں تو دل اگرچہ کسی طور قرار نہیں پاتا مگر ایک بزرگ ہستی کی مثالِ یتیمی سامنے آتی ہے تو تسلّی ہوجاتی ہے کہ ہمارے آقا و مطاع آنحضور ﷺ نے بھی تو یتیمی کی زندگی بسر کی۔ میں سمجھتا ہوں اگر آپ ﷺ کی مثالیں ہمارے سامنے نہ ہوں تو ہم جیتے جی مر جائیں۔ لاکھوں کروڑوں دُرود و سلام ہوں آپ ﷺ کی رُوحِ مبارکہ پر (آمین)۔

چالیس سالہ عمران احمد کی وفات پر ہمیں قرار نہیں آ رہا کہ خدا کی طرف سے اتنی جلدی بلاوا آ گیا مگر کیا کریں راضی رہنا پڑتا ہے۔

ہو فضل تیرا یا رب یا کوئی ابتلاء ہو
راضی ہیں ہم اُسی میں جس میں تیری رضا ہو

جمعرات کی شام سویا اور جمعہ کی صبح اُٹھا ہی نہیں۔ بعد میں خیال آیا کہ سونے کی تو دعا ہی یہی ہے کہ اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيَا۔

اے اللہ میں تیرا نام لے کر مرتا اور جیتا ہوں۔

اگرچہ نیند بھی موت کی ایک قسم ہے جس کے بعد انسان صبح زندہ ہوجاتا ہے۔ مگر اصل موت تو وہ ہے جب انسان مرے اور صرف خدا کے حضور زندہ ہو۔ روزانہ کی عارضی موت یعنی نیند یہ سبق دیتی ہے کہ ہمیں ہر وقت موت کو یاد رکھنا چاہئے اور جب انسان ہر وقت موت کو یاد رکھتا ہے تو وہ خدا کی رضا کے مطابق زندگی گذارنے کی کوشش کرتا ہے۔

جمعرات کی شام سویا اور جمعہ کی صبح اُٹھا ہی نہیں۔ بعد میں خیال آیا کہ آنحضور ﷺ جمعرات کے سفر کی تلقین کرتے اور جمعرات کے سفر کو پسند فرماتے۔ لیکن اگر جمعرات کا سفر ہی سفرِ آخرت ہو تو دل سے بے اختیار سبحان اللہ نکلتا ہے۔

جمعہ کی فضلیت کے حوالے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

’’بہترین دن جس میں سورج طلوع ہو، جمعہ کا دن ہے۔ اس دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے۔ اسی دن وہ زمین پر اتارے گئے۔ اسی دن ان کی توبہ قبول ہوئی۔ اسی دن فوت ہوئے اور اسی دن قیامت قائم ہوگی۔ ابن آدم (انسان) کے سوا زمین پر جو بھی حرکت کرنے والا جانور ہے، وہ جمعہ کے دن صبح سے لے کر سورج طلوع ہونے تک قیامت کے ڈر سے چپ چاپ کان لگائے رکھتا ہے (کہ کہیں صور نہ پھونک دیا جائے، مگر انسان بے خوف رہتا ہے)۔ اور اس دن میں ایک ایسی گھڑی ہے جسے کوئی مومن نماز کی حالت میں پالے، پھر وہ اللہ تعالیٰ سے اس وقت کوئی چیز مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز ضرور دے دیتا ہے۔

(سنن نسائی)

مضمون میں جو عرض کر رہا ہوں یہ میرے ذوقی نکات ہیں، ہوسکتا ہے کہ قارئین ان نکات اور امور سے اختلاف کریں جو ہم اپنے غمزدہ دل کی ڈھارس کیلئے خدا اور اسکے رسول کی باتوں کو سامنے رکھ کر نتیجہ اخذ کرتے ہیں۔ کیونکہ اصل ڈھارس اور تسلّی انہی باتوں نے دینی ہے ورنہ تو انسان جیتے جی مر جائے۔

میرے بھائی کی وفات کا سب سے زیادہ صدمہ میری بوڑھی اور بیمار ماں کو ہے جسے کسی طور قرار نہیں آ رہا کہ پہلے انکے خاوند اسی طرح رات کو سوئے اور صبح اُٹھے نہیں اور اب ان کا جوان بیٹا رات کو سویا اور صبح اُٹھا ہی نہیں۔

ایسی عورت کو قرار کیسے آئے؟ سوائے اسکے کہ اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کی باتوں سے نتیجہ اخذ کرکے تسلّی دی جائے۔ ورنہ تو قرار آنا بہت مشکل ہے۔

مندرجہ بالا حدیث میں فرمایا کہ جمعہ کے دن آدم کی توبہ قبول ہوئی اور اسی دن فوت ہوئے۔

تو ہماری اللہ سے عاجزانہ دعا ہے کہ جمعہ کو فوت ہونے والے ہمارے بھائی کی توبہ قبول کر۔

پھر روایت میں ہے کہ جمعہ کے دن قیامت قائم ہوگی۔ چنانچہ کسی کے مرنے کے بعد لواحقین پر ایک طرح سے قیامت ہی ہے جو جمعہ کے روز برپا ہوئی۔

پھر فرمایا۔

جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی ہے جسے کوئی مومن نماز کی حالت میں پالے، پھر وہ اللہ تعالیٰ سے اس وقت کوئی چیز مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز ضرور دے دیتا ہے۔

تو اس لحاظ سے بھی اللہ کے حضور ہماری عاجزانہ دعائیں ہیں کہ اے خدا! جمعہ کے روز جب ہم نے اپنے بھائی کے جنازے اور تدفین کے وقت جو بھی دعائیں کیں ان سب کو جمعہ کے صدقے قبول فرما کہ اگر ہمیں زندہ رکھنا ہے تو اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرما اور اگر ہمیں موت دینی ہے تو ہمیں بخش دے۔

جہاں تک میرے بھائی عزیزم عمران احمد کی خوبیوں کا تعلق ہے تو اس میں بے شمار خوبیاں تھیں۔ کچھ ایسی جو اسکے جانے کے بعد معلوم ہوئیں۔ میں اسکی تمام خوبیوں کو ایک جُملے میں ادا کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔

مرحوم اپنے ہر قسم کے فرائض اور ذمہ داریاں نہایت فکرمندی سے ادا کرنے والا تھا۔

اور میرے نزدیک یہ کسی بھی انسان کی بہت بڑی خوبی ہوتی ہے کہ اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کو انتھک محنت سے احسن رنگ میں ادا کرے۔ اگر کوئی عزیز عمران احمد سے رُوٹھ جاتا تو وہ یہ نہ کہتا کہ جاؤ بھاڑ میں، بلکہ نہایت فکرمند اور بےچین ہوجاتا کہ یہ مجھ سے ناراض کیوں ہوا ہے۔ مختلف حیلوں بہانوں سے ترلے کرتا۔ اور اسے اسوقت تک چین نہ آتا جب تک اس عزیز سے صلح نہ ہوجاتی بلکہ اپنے کسی اور عزیز سے کہتا کہ فلاں بندہ مجھ سے بگِڑ گیا ہے مجھے سکون نہیں آ رہا اسے کہو میرے ساتھ صلح کرلے۔ اسے عزیز ترین رشتوں کی فکر ہوتی تھی۔

چھ فٹ دو انچ قد کا نہایت دلیر اور بہادر عمران احمد جماعت کیلئے سیکیورٹی کی ڈیوٹیاں دینے میں حد درجہ دلیر تھا، دس سال اس نے باقاعدگی سے جمعہ کے روز ڈیوٹیاں دیں اور میں سمجھتا ہوں کہ جمعہ کے روز دس سالہ ڈیوٹی کو اللہ نے قبول کیا اور جمعہ کے دن ہی خدا کے حضور اپنی اصل ڈیوٹی کیلئے حاضر ہوگیا۔

عباداتوں کے اوقات میں عبادت گذار بندوں کی اسلحہ لیکر حفاظت کرنا وہ اپنا فرض سمجھتا تھا۔

ہر قسم کے دستی اسلحے سے مکمل واقفیت اور چلانے کا ہُنر اسے آتا تھا۔

جس کیلئے اس نے ایلیٹ فورس کے ادارے سے باقاعدہ مُستند ٹریننگ حاصل کی تھی۔

ہم چار بھائی تھے، عمران احمد کے بعد تین رہ گئے۔ اللہ کے فضل سے ہم تینوں بھائی وقف کی رُوح سے کام کی توفیق پا رہے ہیں۔

الحمد للہ ہم سارے بھائی جماعت کی خدمت پر مامور ہیں۔ میں اور بڑا بھائی بھی دل کے عارضے میں مبتلاء ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ خدا کمزور دلوں کو اپنوں کے جنازے نہ اٹھانے دے۔ دل کمزور ہوں تو اپنوں کے جنازے اُٹھانے مشکل ہوتے ہیں۔ جان نکلی جاتی ہے۔ کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ کیفیت ایسی کہ جسم و جاں میں ہمّت نہیں رہتی اور جان نکلتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔ مگر آخر میں یہی کہتے ہیں کہ

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اُسی پہ اے دِل تُو جاں فِدا کر

دعا کی درخواست ہے کہ اللہ ہم سب کو اپنی رضا کی راہوں پر چلاتے ہوئے مرتے دم تک جماعت کی خدمت پر وابستہ رکھے اور انجام بخیر کرے۔ آمین یَا رَبَّ الْعَالَمِیْن۔

رپورٹ:بشارت احمد شاہد۔ نمائندہ الفضل آن لائن لٹویا

جلسہ یوم خلافت جماعت احمدیہ لٹویا

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل وکرم سے جماعت احمدیہ لٹویا کو 27 مئی 2022ء کو لٹویا کے دارالحکومت ریگا (Riga) میں واقع مشن ہاؤس میں اپنا جلسہ یوم خلافت منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد تمام حاضرین نے حضرت امیرالمؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ براہ راست سنا اور دیکھا۔خطبہ ختم ہونے کے بعد خاکسار (بشارت احمد شاہد مبلغ سلسلہ وصدر جماعت) کی زیرصدارت جلسہ یوم خلافت کا آغاز ہوا۔ مکرم انتصار محمود صاحب نے قرآن کریم سے سورت نور کی آیات 56تا57 تلاوت کیں اور اُن کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم مزمل احمد خان صاحب نے نظم ”خلیفہ دل ہمارا ہے خلافت زندگانی ہے“ بہت خوبصورت آواز میں پڑھ کر اس کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔ پھر مکرم خاقان احمد صائم صاحب سیکرٹری تبلیغ نے خلافت کی پیشگوئی کے متعلق ایک حدیث مع انگریزی ترجمہ پیش کی۔ بعدہ مکرم عطاء الصبور خان صاحب جنرل سیکرٹری نے ”رسالہ الوصیّت“ سے قدرت ثانیہ کے بارہ میں موجود عظیم الشّان پیشگوئی کے مبارک الفاظ پڑھ کر سنائے۔ اس کے بعد مکرم توقیر احمد صاحب سیکرٹری تعلیم نے ”یوم خلافت کا پس منظر“ کے موضوع پر تقریر پیش کی۔ پھر مکرم جاذب احمد شاہد صاحب سیکرٹری

تربیّت نے ”خلافت“ کے عنوان سے تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم فضل عمر شاہد صاحب سیکرٹری مال وتحریکات نے ”برکات خلافت“ کے موضوع پر تقریر کرنے کی سعادت حاصل کی۔ بعدہ مکرم محسن سلطان صاحب نے ”خلافت ایک شجر برکات ہے“ کے عنوان سے تقریر کی توفیق پائی۔ آج کے جلسہ کی آخری تقریر خاکسار نے پیش کی۔ خاکسار نے اپنی تقریر میں خلفائے احمدیّت کے قبولیّت دعا کے واقعات پیش کئے۔

اس جلسہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے احباب جماعت کے علاوہ ایک ڈچ، ایک انڈین، ایک سری لنکن اور ایک ازبک (Uzbek) غیراحمدی بھائی کو بھی شامل ہونے کی توفیق ملی۔ مکرم گیری (Gary) صاحب ایک ڈچ نومسلم ہیں۔تقریباً دو ماہ قبل انہوں نے جماعت سے رابطہ کرکے نماز جمعہ کے لئے مشن ہاؤس آنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے اُن کو جماعت احمدیہ کے ساتھ نماز جمعہ کی ادائیگی اور احباب جماعت کا خلوص وپیار اتنا پسند آیا کہ اب وہ ہر جمعہ کے لئے حاضر ہوجاتے ہیں اور بڑے اخلاص کا اظہار کرتے ہیں۔

خاکسار نے اپنی تقریر سے قبل اُن سے بھی اظہار خیال کی درخواست کی تو اُنہوں نے بتایا کہ آج سے 25 سال قبل پہلی دفعہ اُن کا فرانکفورٹ (جرمنی) میں جماعت احمدیہ سے رابطہ ہوا تھا جب وہ ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ جماعت کی طرف سے انہیں انگریزی ترجمہ قرآن کی ایک کاپی تحفہ دی گئی جس کا انہوں نے مطالعہ کیا ہواہے۔ اُنہوں نے بتایا کہ یہ ترجمہ قرآن انہیں بہت پسند ہے اور یہ اُن کے موازنہ مذاہب کے مطالعہ کی بنیاد بنا۔ چندسال قبل اُن کو اسلام قبول کرنے کی توفیق ملی لیکن بعض مسلمان ممالک میں نام نہاد علماء کی طرف سے کی جانے والی جماعت احمدیہ

کی مخالفت کا بھی انہیں علم ہے اور وہ جماعت کی مخالفت کرنے والوں کے موقف کو غلط اور مبنی برظلم سمجھتے ہیں۔ جو انگریزی ترجمہ قرآن انہیں جرمنی سے ملا تھا وہ انہوں نے لٹویا مشن کو دے دیا ہے۔ اب یہاں سے مکرم ملک غلام فرید صاحب مرحوم کا انگریزی ترجمہ مع مختصر تفسیر اور رشین ترجمہ قرآن لے کر اُس کا مطالعہ کررہے ہیں۔ اس کے علاوہ دوسری جماعتی کتب بھی پڑھ رہے ہیں اور جماعتی تعلیمات اور نظام جماعت کی صداقت کا برملا اظہار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ انہیں جلد قبول حق کی توفیق عطا فرمائے۔

اس جلسہ میں کچھ ایسے مہمان بھی شریک تھے جو اُردو زبان نہیں سمجھتے تھے اس لئے جلسہ کی ساری کاروائی انگریزی زبان میں عمل میں لائی گئی۔

جلسہ کے اختتام پر تمام حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ یہ کھانا ہمارے نومسلم بھائی مکرم گیری (Gary) صاحب کی طرف سے تھا۔ اُن کی شدید خواہش تھی کہ اُن کی طرف سے احباب جماعت کو ایک ڈنر دیا جائے۔ چنانچہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ لٹویا اور اُن کی ٹیم نے گھر پر ہی کھانا تیار کیا تاہم اُس کے تمام اخراجات مکرم گیری (Gary) صاحب نے ادا کئے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

دعا کے ساتھ اس بابرکت جلسے کا اختتام ہوا۔ جلسہ کی کل حاضری 19 تھی جس میں 4 غیراحمدی بھائیوں کے علاوہ 10 خدام، 1 ناصر، 3 لجنہ اور 1 بچہ شامل تھے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے خاص فضل سے ہمیں برکات خلافت سے بھرپور حصّہ عطا فرمائے اور ہم سب کو خلافت احمدیہ کا سلطان نصیر بننے کی توفیق دے۔ آمین

بقیہ: حیاتِ نورالدینؓ...... از صفحہ 5

پہلا بچہ ہونے والا تھا اور سخت تکلیف تھی۔ آپ رات کو گیارہ بجے حضرت مولوی صاحب کے گھر گئے۔ چوکیدار سے پوچھا کہ کیا میں حضرت مولوی صاحب سے مل سکتا ہوں۔ اس نے نفی میں جواب دیا لیکن اندرون خانہ میں حضرت مولوی صاحب نے آواز سن لی اور پوچھا کون ہے۔ چوکیدار نے عرض کی چوہدری حاکم دین ملازم بورڈنگ ہیں۔ فرمایا آنے دو۔ آپ اندر چلے گئے اور زچگی کی تکلیف کا ذکر کیا۔حضرت مولوی صاحب اندر جاکر ایک کھجور لے آئے اس پر کچھ پڑھ کر پھونکا اور چوہدری صاحب کو دے کر فرمایا کہ یہ اپنی بیوی کو کھلادیں اور جب بچہ پیدا ہوجائے تو مجھے اطلاع کردیں، چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ تھوڑی دیر کے بعد بچی پیدا ہوئی۔ چوہدری صاحب نے سمجھا کہ اب دوبارہ حضرت مولوی صاحب کو جاکر جگانا مناسب نہیں اس لئے وہ سورہے۔ صبح وہ حاضر ہوئے۔حضرت مولوی صاحب اس وقت وضو کررہے تھے۔ چوہدری صاحب نے عرض کی کھجور کھلانے کے بعد بچی پیدا ہوگئی تھی۔ آپ نے فرمایا بچی پیدا ہونے کے بعدتم میاں بیوی آرام سے سورہے، اگر مجھے بھی اطلاع کردیتے تو میں بھی آرام سے سورہتا میں تمام رات تمہاری بیوی کے لئے دعا کرتا رہا۔

(رفقاء احمد جلد ہشتم صفحہ 76)

ایک اور روایت آپ کی قبولیت دعا کی حضرت چوہدری حاکم دین صاحب کی زبان سے رفقاء احمد میں یوں مذکور ہے

ایک دفعہ کچھ شریر لڑکے بورڈنگ میں داخل ہوگئے۔ وہ اپنی شرارتوں سے لوگوں کو تنگ کرتے تھے۔حضور نے درس میں فرمایا کہ بعض لڑکے شریر ہوگئے ہیں۔ وہ اپنی شرارتیں چھوڑ دیں۔ ورنہ میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ان سے ہمارا چھٹکارا کرادے۔حضور کی دعا کے بعد دو ہفتہ کے اندر وہ تمام لڑکے جو بارہ کے قریب تھے خودبخود بورڈنگ سے نکل گئے۔

(رفقاء احمد صفحہ 78)

بحیثیت ایک طبیب کے آپ کی سب سے بڑی خصوصیت یہ تھی کہ آپؓ مریض کو صرف دوا تجویز نہ کرتے تھے بلکہ اس کے لئے دعا بھی کیا کرتے تھے جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ فرمایا کرتے تھے

مولوی صاحب کا وجود ازبس غنیمت ہے آپ کی تشخیص بہت اعلیٰ ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ بیمار کے واسطے دعا بھی کرتے ہیں۔ ایسے طبیب ہر جگہ کہاں مل سکتے ہیں۔

ایک دفعہ آپ کے پاس دق کا ایک لاعلاج بیمار آیا۔ فرمایا کل دکھانا اور رات کو سحری کے وقت نماز تہجد میں مریض کے لئے بہت دعا کی جس پر اس کی صحت کی آپ کو بشارت ملی۔ صبح آپ نے یہ خوشخبری سنائی۔ چنانچہ آپ کے تجویز کردہ نسخہ کے چند روز استعمال کے بعد وہ بالکل تندرست ہوگیا۔

پھر ایک اور قبولیت دعا کا واقعہ تاریخ احمدیت میں یوں مذکور ہے

امرتسر کی ایک عورت کو رحم کی بیماری کی تکلیف تھی اور باوجود اطباء اور ڈاکٹروں کی کوشش کے اسے چنداں افاقہ نہیں ہوا۔ آپ حضرت بانی سلسلہ کی اجازت سے اس کے اقرباء کے ساتھ تانگہ پرسوار ہوکر قادیان سے امرتسر کی طرف روانہ ہوئے اور تانگہ میں ہی دعا شروع کردی کہ اے خدا بڑے بڑے طبیبوں کے علاج سے یہ شفا نہیں پاسکی۔ تو نورالدین تیرے فضل کے بغیر کیا کرسکتا ہے۔ آپ کی یہ دعا قبول ہوئی اور خدا نے آپ کے نسخہ سے اسے شفایاب کردیا۔

(تاریخ احمدیت جلدسوم صفحہ 552)

الغرض آپؓ کی قبولیت دعا کے بے شمار واقعات میں سے یہ چند واقعات ہیں جنکا ابھی ذکر کیا ہے۔ اللہ کرے کہ جماعت کے تمام افراد بھی اللہ کے خاص فضل سے دعاؤں کی قبولیت پر یقین رکھنے والے، مقبول دعائیں کرنے والے اور خدا سے زندہ تعلق رکھنے والے ہوں۔ آمین

اللہ حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاولؓ کی بابرکت ذات پر اپنی بے انتہاء رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے، اور آپ کی سب مبارک دعاؤں کا ہمیں وارث بنادے۔ آمین

(ادارہ)

فہرست عناوین برائے مضامین روزنامہ الفضل لندن آن لائن

مکرر اشاعت

بہت سے قارئین کرام، اپنے مؤقر اور پسندیدہ اخبار روزنامہ الفضل لندن آن لائن کے لئے مضامین لکھنا چاہتے ہیں۔ وہ ادارہ سے عناوین کا مطالبہ کرتے رہتے ہیں۔ انفرادی طور پر ایسے قارئین کی رہنمائی کر دی جاتی ہے۔

یہاں حضرت مصلح موعودؓ کے درج ذیل ارشاد کی روشنی میں عناوین کی ایک فہرست بغرض رہنمائی دی جارہی ہے۔ قارئین کرام ان عناوین پر مضامین اور شعرائے کرام منظوم کلام درج ذیل ای میل پر بھیج سکتے ہیں:

info@alfazlonline.org

اگر قارئین کرام کے پاس ان عناوین میں سے کسی پر پُرانا لکھا ہوا مضمون موجود ہواور وہ کسی اخبار یا جریدہ میں شائع نہ ہوا ہو تو وہ بھی اپنا مضمون بھجوا سکتے ہیں۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

’’سارا اخبار ہی دینی مضامین سے نہیں بھرنا چاہیے مگر اس طرف بھی کوئی توجہ نہیں کی جاتی۔ اگر ہم سارا دن نمازیں نہیں پڑھتے رہتے بلکہ اور بھی بیسیوں کام کرتے ہیں تو سارے اخبار میں دینی مضامین ہی اگر ہوں تو وہ کب لوگوں کے لئے دلچسپی کا موجب بن سکتے ہیں۔ قرآن کریم کو بھی دیکھ لو اس میں صرف خدا اور اس کے رسولوں کا ہی ذکر نہیں بلکہ کہیں پانیوں کا ذکر ہے، کہیں بادلوں کا ذکر ہے، کہیں ہواؤں کا ذکر ہے، کہیں زمین کی حرکتوں کا ذکر ہے، کہیں حیوانات کا ذکر ہے، کہیں لڑائیوں کا ذکر ہے، کہیں سیاسیات کا ذکر ہے غرض مختلف قسم کے اذکار اس میں پائے جاتے ہیں مگر کیا الفضل قرآن سے بھی زیادہ پاکیزہ ہے کہ اگر وہ علمی اور تاریخی اور اقتصادی اور صنعتی مضامین لکھے تو اس کی زبان صاف نہیں رہے گی۔ میں نے بارہا توجہ دلائی ہے کہ مضامین میں تنوع پیدا کرو۔ علمی اور تاریخی مضامین لکھو، مختلف عنوانات پر مختصر نوٹ لکھو اس طرح تعلیمی، صنعتی، مذہبی اور اقتصادی مضامین لکھو، مختلف اقوام میں جو رسوم پائی جاتی ہیں ان پر وقتاً فوقتاً روشنی ڈالو۔ غیر مذاہب کے حالات لکھو، دلچسپ خبریں شائع کرو اور ان کے دوران میں مذہبی مضامین بھی لکھو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو تمہاری کونین شکر میں لپٹی ہوئی ہو گی اور ہر کوئی شوق سے اسے کھانے کے لئے تیار رہے گا۔‘‘

(بانی سلسلہ احمدیہ کوئی نیا دین نہیں لائے۔ انوار العلوم جلد 15 صفحہ 6-7)

فہرست عناوین برائے مضامین روزنامہ الفضل لندن آن لائن

(1) اللہ تعالیٰ

1۔عباد الرحمٰن کی نشانیاں

2۔تقویٰ کی باریک راہیں

3۔ ایمانیات

4۔ دعا۔ بندے کا اللہ تعالیٰ سے تعلق کا ذریعہ

5۔ صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً

6۔ آؤ حسن یار (اللہ تعالیٰ) کی باتیں کریں

7۔ صفات باری تعالیٰ

8۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور شکر گزاری

9۔ ذکرِ الٰہی

10۔ قُربِ خداوندی کے ذرائع

11۔ توحید باری تعالیٰ

12۔ہستی باری تعالیٰ کے دلائل (دہریت کے خلاف)

13۔ خدا کے قرب کی اہمیت

14۔ قدیم اقوام میں خدائے واحد کا تصور

(2) قرآن مجید

1۔قرآن اور سائنس

2۔ قرآن کریم کی فصاحت و بلاغت

3۔ قرآن کریم کے اقتداری معجزے

4۔ امثال القرآن اور ان کا اقوام پر اطلاق

5۔ حفظِ قرآن کی اہمیت

6۔مختلف تراجم قرآن کا تعارف

7۔ جماعتِ احمدیہ اور خدمتِ قرآن

8۔قرآن مجید سے علوم مروجہ کا ثبوت

9۔قرآنی تعلیمات کا صحف سابقہ کی تعلیمات سے موازنہ

10۔ فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ

(3) اسلام

1۔اسلام ایک مکمل ضابطہ اخلاق ہے

2۔ ذرائع ابلاغ اور تبلیغِ اسلام

3۔ روحانی اور جسمانی ترقی کے ذرائع

4۔اعلیٰ روحانی مدارج حاصل کرنے کے ذرائع

5۔عرب جس پہ قرنوں سے تھا جہل چھایا

6۔رشتہ کرنے کے اصول

7۔ انفاق فی سبیل اللہ

8۔یوم آخرت پر ایمان

9۔معاشرتی آداب

10۔شوریٰ ایک اسلامی نظام

11۔قوتِ برداشت اور وسعتِ حوصلہ کی اہمیت

12۔عفو و درگزر

13۔شادی بیاہ اور اسلامی تعلیمات

14۔غیبت (چغلی)

15۔اسلامی پردہ

16۔زکوٰۃ کی افادیت

17۔مسابقت فی الخیرات

18۔اسلامی اصطلاحات کا استعمال

19۔اَلْخَلْقُ عِيَالُ اللّٰهِ

20۔حسنِ معاشرت

21۔ اسلامی اخلاق (اخلاقِ حسنہ)

22۔اخلاقِ سیئہ

23۔امر بالمعروف ونہی عن المنکر

24۔علم حاصل کرنے کی فضیلت

25۔احترامِ آدمیت

26۔میانہ روی اور متوازن زندگی

27۔ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ (نیکی میں معاونت)

28۔ایفائے عہد

29۔ امانت و دیانت کی فضیلت

30۔حسنِ کردار

31۔ارکانِ ایمان و ارکانِ اسلام

32۔نماز (طریقہ،اہمیت، باجماعت)

33۔عید الاضحیٰ (قربانی کے مسائل)

34۔عید الفطر

35۔ بچہ کی پیدائش پر اسلامی تعلیمات (اذان، عقیقہ، گڑھتی)

36۔خود احتسابی

37۔اَفْشُوْاالسَّلَامَ

38۔اصلاحِ نفس

39۔ جہاد کا فلسفہ، قلمی جہاد

40۔ درود شریف

41۔ آدابِ مجلس

42۔باہمی لین دین اور اسلامی تعلیمات

43۔ تعارف مجددِ دین

44۔سود ایک لعنت

45۔ اسلامی سزاؤں کا فلسفہ

(4) رمضان

1۔ ماہِ رمضان کی برکات

2۔ رمضان میں احمدی مسلمان کی ذمہ داریاں

3۔ رمضان اور قرآن کریم

4۔ رمضان میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوہ حسنہ

5۔ماہِ رمضان کی برکات اور جماعت احمدیہ

6۔ رمضان کے حوالہ سے مختلف مضامین

7۔ رمضان کی فضیلت از تحریرات حضرت اقدس مسیح موعودؑ

8۔ دیگر مذاہب میں روزے کا تصور اور طریق

(5) انبیاء علیہم السلام

1۔مختلف انبیاء کے سوانح حیات

2۔ انبیاء کے مخالفین کا انجام
3۔ انبیاء پر ایمان لانے والوں پر خدا کے افضال

(6) سابقہ اقوام

1۔ اقوام گزشتہ کا تعارف
2۔ نافرمانی کرنے والی اقوام کا انجام
3۔ ارضِ مقدس اور سابقہ اقوام

(7) سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

1۔ نُصِرتُ بِالرُّعبِ
2۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ کے مختلف پہلو
(سربراہ، مبلغ، خاوند، باپ، میاں۔۔۔)
3۔ میرا آقا عظیم تر ہے
4۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت و بندگی
5۔ عَشِقَ مُحَمَّدٌ رَبَّهٗ
6۔ کتب سیرت النبی ﷺ کا تعارف
7۔ محسن انسانیت
8۔ محسن انسانیت غیروں کی نظر میں
9۔ آنحضرت ﷺ کا ذکر کتب سابقہ میں

(8) حدیث

1۔ حدیث کی افادیت
2۔ حدیث کا مقام
3۔ جماعتِ احمدیہ میں سنت و حدیث کا تعارف
4۔ کتب احادیث کا تعارف

(9) خلفائے راشدین

1۔ خلفاء راشدین کا تعارف و سیرۃ
2۔ خلفاء راشدین کی قربانیاں
3۔ ادوارِ خلافت
4۔ خلفائے راشدین کا مقام و مرتبہ از تحریرات حضرت مسیح موعودؑ

(10) صحابہ رضی اللہ عنہم

1۔ امہات المؤمنین کا تعارف
2۔ تعارف صحابہ رضی اللہ عنہم وصحابیات رضی اللہ عنھن
3۔ مناقبِ صحابہ رضی اللہ عنہم وصحابیات رضی اللہ عنھن (شجاعت، مالی خدمات، قربانیاں، سخاوت، دینی غیرت، عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم، عشق خدا، عبادات)

(11) حضرت مسیح موعود علیہ السلام

1۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور عشق الٰہی
2۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر واقعات عالم کی گواہی
3۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا علم کلام
4۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک عظیم کارنامہ۔ احیائے اسلام
5۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دنیا پر احسانات
6۔ قرآن مجید میں مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر
7۔ مسیح موعود علیہ السلام اور کسرِ صلیب
8۔ اِسمہ احمد کا مصداق
9۔ اَنَا الْمَسِیْحُ الْمَوْعُوْدُ مَثِیْلُہٗ وَخَلِیْفَتُہٗ
10۔ اَنْتَ الشَّیْخُ الْمَسِیْحُ الَّذِیْ لَا یُضَاعُ وَقْتُہٗ
11۔ بانی احمدیت کی عظیم الشان علمی فتح
(عربی زبان کے ام الالسنہ ہونے کا اعتراف)
12۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق رسول
13۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شاندار اسلامی خدمات کا اعتراف
14۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام
15۔ جو مسیح آنا تھا وہ آچکا
16۔ چودہویں صدی کے مجدد کو ماننا کیوں ضروری ہے
17۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمتِ قرآن
18۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دوستوں اور دشمنوں سے حسن سلوک
19۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت
20۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اخلاق فاضلہ
21۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس زمانہ کے مصلح ہیں
22۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور نصرت الٰہی
23۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک عظیم الشان معجزہ (فصاحت و بلاغت)
24۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عزم و استقلال
25۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تین مقدس انگوٹھیاں
26۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جدید علم کلام اور اس کے وسیع اثرات
27۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور تقسیم مال
28۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور علم طب
29۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی پر ایمان لانا ضروری ہے
30۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد
31۔ مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام
32۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعوت دنیا کے کناروں تک
33۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی تصانیف اور ان کی برکات
34۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قبولیت دعا
35۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور اصلاح خلق
36۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تائید میں آسمانی نشانات
37۔ تعارف روحانی خزائن
38۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عبادات
39۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارنامے
40۔ کتب سیرت حضرت مسیح موعودؑ کا تعارف
41۔ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے
42۔ جَرِیُّ اللّٰہِ فِیْ حُلَلِ الْاَنْبِیَاءِ
43۔ حضرت مسیح موعودؑ کے معاندین کا عبرت ناک انجام
44۔ کتب حضرت مسیح موعودؑ کا تعارف اور مختصر خلاصہ
45۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں پوری ہونے والی عظیم الشان پیشگوئیاں
46۔ وقت تھا وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت

(12) صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

1۔ سیرۃ و سوانح
2۔ صحابہ کے اطاعت کے نمونے
3۔ صحابہؓ کی حضرت مسیح موعودؑ کے بارہ میں روایات

(13) احمدیت (حقیقی اسلام)

1۔ احمدیت کے ذریعہ پیدا ہونے والا روحانی انقلاب
2۔ الفضل (تاریخ و مختلف مراحل، اہمیت و برکات)
3۔ احمدیت کی ترقی کا راز اطاعت امام میں مضمر ہے
4۔ احمدیت محمدیت کا ہی عکس ہے
5۔ احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے
6۔ اسلام اور احمدیت کی امتیازی شان
7۔ اسلام کی نشأۃ ثانیہ احمدیت کے ساتھ وابستہ ہے
8۔ اشاعتِ اسلام کا واحد ذریعہ احمدیت ہے
9۔ ایک احمدی کی زندگی کا مقصد اور اس کی ذمہ داریاں
10۔ احمدی اور حج بیت اللہ
11۔ جہاد فی الاسلام اور جماعت احمدیہ
12۔ جماعت احمدیہ کی دینی خدمات
13۔ جماعت احمدیہ اور جذبہ ایثار و استقلال
14۔ جماعت احمدیہ کا جہاد تبلیغ اور دعا ہے
15۔ جماعت احمدیہ کے اخبارات و رسائل
16۔ جماعت احمدیہ کے ذریعہ قرآنِ کریم کی وسیع اشاعت
17۔ جماعت احمدیہ کے ذریعہ غلبہ اسلام کی عظیم الشان مہم
18۔ سلسلہ احمدیہ منہاج نبوت پر قائم ہے
19۔ فریضہ زکوٰۃ کی اہمیت اور جماعت احمدیہ
20۔ موجودہ حالات اور ہماری جماعتی ذمہ داریاں
21۔ نشر و اشاعت اور ہماری ذمہ داریاں
22۔ نظام کی اہمیت اور اس کی برکات
23۔ خدام الاحمدیہ کے قیام کی غرض و غایت
24۔ احمدی نوجوان اپنے اندر خدمت دین کی تڑپ پیدا کریں
25۔ احمدی نوجوانوں کے فرائض اور ذمہ داریاں
26۔ خدمتِ خلق کے سلسلہ میں خدام الاحمدیہ کی قابلِ قدر مساعی
27۔ مختلف ممالک میں جماعت احمدیہ کا قیام اور تعارف
28۔ مختلف ممالک کے جلسہ ہائے سالانہ
29۔ مختلف ممالک میں احباب کی مالی قربانیاں، عبادات، اطاعت
30۔ جماعتی چندوں کا تعارف
31۔ نظام وصیت
32۔ لوائے احمدیت
33۔ ذیلی تنظیموں کا تعارف، نظام (ذمہ داریاں)
34۔ بیعت اور احمدی کی ذمہ داریاں
35۔ قیامِ مساجد اور احمدیت

(14) خلافتِ احمدیہ

1۔ برکاتِ خلافت
2۔ خلافت روحانی ترقیات کا ایک عظیم الشان ذریعہ ہے
3۔ احمدیت کی ترقی خلافت سے وابستہ ہے
4۔ اسلام کی نشاۃ ثانیہ اور خلافت کا قیام
5۔ اسلام میں اطاعت خلافت کی اہمیت
6۔ خلافت احمدیہ اور غیر مبائعین
7۔ خلافت وحدت قومی کی ضامن
8۔ خلیفہ خدا بناتا ہے
9۔ سلسلہ خلافت احمدیہ قیامت تک جاری رہے گا
10۔ قدرتِ ثانیہ سے مراد خلفاء کا سلسلہ ہے
11۔ مقامِ خلافت کی اہمیت
12۔ خلافت احمدیہ منہاج نبوت پر قائم ہے
13۔ بشارات ربانیہ

(15) خلفائے احمدیت

1۔ سیرۃ و سوانح اور کارنامہ ہائے خلفائے احمدیت
2۔ پیشگوئی مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی تمام 52 علامات کا تعارف
3۔ پیشگوئی مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے متعلق الٰہی بشارات
4۔ بشیر اول کے آنے کی چار حکمتیں
5۔ اولوا العزم محمود
6۔ پیشگوئی مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا پس منظر
7۔ پیشگوئی مصلح موعود رضی اللہ عنہ اور جماعت احمدیہ کا مستقبل
8۔ زمین کے کناروں تک شہرت پانے والا موعود
9۔ وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا
10۔ وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا
11۔ کتب خلفاء کا تعارف
12۔ خلفائے سلسلہ کی قبولیت دعا کے معجزات
13۔ خلفائے احمدیت اور ان کی تحریکات
14۔ خلفائے احمدیت کی حسین یادیں

(16) تحریکِ جدید

1۔ تحریکِ جدید کی غرض و غایت اور اس کی اہمیت
2۔ تحریکِ جدید کے تمام مطالبات اور اس کا تعارف
3۔ تحریکِ جدید کی برکات
4۔ تحریکِ جدید اور ہماری ذمہ داریاں
5۔ تعلیم یافتہ مخلص نوجوان خدمت دین کے لیے اپنی زندگیاں وقف کریں
6۔ دفاتر تحریکِ جدید کا تعارف
7۔ دنیا کے مختلف ممالک میں احمدیت کے نفوذ کا ایمان افروز تذکرہ

(17) وقفِ جدید

1۔ وقفِ جدید کی غرض و غایت اور اس کی اہمیت
2۔ وقفِ جدید کا ایک اہم مطالبہ۔ سادہ زندگی
3۔ وقفِ جدید کی برکات
4۔ وقفِ جدید اور ہماری ذمہ داریاں
6۔ دفاتر وقفِ جدید کا تعارف

(18) جدید ایجادات

1۔ جدید ایجادات کا مثبت استعمال
2۔ کمپیوٹر
3۔ انٹرنیٹ کا صحیح استعمال و نقصانات
4۔ جدید ایجادات حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کی دلیل
5۔ جدید ایجادات اور خدمت بنی نوع انسان
6۔ مختلف سائنس دانوں کا تعارف
7۔ اسلامی سائنسدانوں اور موجدین کا تعارف

(19) تراجم قرآن

مختلف زبانوں میں قرآن کے تراجم کا تعارف

(20) تربیتی اور اخلاقی مضامین

1۔ احمدی نوجوان کی ذمہ داریاں
2۔ اصلاحی پروگرامز
3۔ تربیت اولاد کے متعلق مضامین
4۔ جماعتی اتحاد کی اہمیت
5۔ رشتہ ناطہ کے بارہ میں جماعتی تعلیمات
6۔ دورِ جدید میں دین کو دنیا پر کیسے مقدم رکھیں
7۔ دجال کے اثرات سے کیسے بچیں
8۔ بیواؤں اور یتامیٰ سے حسنِ سلوک
9۔ مجالس علم وعرفان
10۔ خلوصِ نیت اور حسنِ ارادہ
11۔ نفس کو مارو کہ اس جیسا کوئی دشمن نہیں
12۔ انسانی اعضاء کا برمحل استعمال
13۔ میں اقوال کی نسبت اعمال پسند کرتا ہوں (حضرت خلیفۃ المسیح الاول)
14۔ کردار کا غازی
15۔ سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ
16۔ مجالس کے آداب
17۔ حقوق العباد
18۔ جماعتی اجلاسات میں شمولیت کی برکات (واقعات وغیرہ)
19۔ تیار داری، تعزیت
20۔ صلہ رحمی، ماں باپ کی خدمت۔ بزرگوں کا ادب
21۔ پردہ پوشی، چشم پوشی، سچائی کی اہمیت و برکات
22۔ زبان کی حفاظت
23۔ جھوٹی گواہی
24۔ افشائے راز کی مذمت
25۔ اپریل فول، ویلنٹائن ڈے، مدرز ڈے، فادرز ڈے، (دیگر عالمی دن)
26 مساجد کے آداب، معاشرتی آداب، آدابِ زندگی
27۔ تلقینِ عمل
28۔ راستے کے حقوق
29۔ جماعتی عہدیداران کے فرائض
30۔ قومی ترقی میں اخلاق و کردار کی اہمیت
31۔ قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہوسکتی
32۔ سلسلہ کے کارکنان کی صفات
33۔ گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں
34۔ نرم زبان کا استعمال
35۔ افواہ سازی
36۔ شعائر اللہ کا احترام
37۔ رزق حلال
38۔ بے روزگاری ایک لعنت
39۔ وسعت حوصلہ
40۔ ایفائے عہد
41۔ پانچ بنیادی اخلاق
42۔ بد رسومات کے خلاف جہاد

(21) واقفینِ زندگی

1۔ حالات و واقعات اور برکات
2۔ اپنے خاندان کے واقفین کا تعارف
3۔ واقفین کی قربانیاں
4۔ میدان عمل میں شہید ہونے والے واقفین کا ذکر خیر

(22) علمی مضامین

1۔ جنات کے متعلق اسلامی نظریہ
2۔ روحانی تربیت کے لیے استقلال کی ضرورت
3۔ ہمارا نصب العین
4۔ ہمیں علم کے میدان میں بھی امتیازی شان پیدا کرنی چاہیے
5۔ تصوف، علم الکلام
6۔ ٹیکسٹائل انڈسٹری
7۔ دورِ جدید کی ایجادات (بحری جہاز، ہوائی جہاز، کار، موٹر سائیکل)
8۔ تیز ترین ذرائع کا تعارف
9۔ شہد کی مکھی
10۔ وحی و الہام
11۔ فیضانِ ختم نبوت، مختلف فقہی مسائل
12۔ بیت الخلاء جانے کے متعلق ہدایات
13۔ نیٹ پر اخبارات پڑھنے کی اہمیت
14۔ آخری زمانے کے فتنے اور ان کا حل
15۔ اختلافی مسائل (کسوف وخسوف حیاتِ مسیح، وفاتِ مسیح، ختمِ نبوت وغیرہ)
16۔ امتِ محمدیہ اور امتی نبی
17۔ کتب احادیث
18۔ کتب فقہ
19۔ کتب تاریخ
20۔ محمد ہست برہانِ محمد
21۔ مختلف زبانوں کا تعارف

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION | Download on the App Store | ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

22۔قرض کے بارہ میں تعلیمات

23۔ تاریخی و مقدس مقامات کا تعارف

24۔طلبہ کو کن علوم کی طرف راغب ہونا چاہئے

(23) سائنسی مضامین

1۔مختلف علوم کا تعارف، فزکس، بیالوجی، کیمسٹری وغیرہ (مسلمانوں کی خدمات)

2۔ انجینئرنگ (شعبوں کا تعارف)، نقشہ نویسی

(24) جلسہ سالانہ

1۔جلسہ سالانہ کی اہمیت (اقوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء)

2۔مختلف ممالک کے جلسہ ہائے سالانہ

(25) ذکرِ خیر

1۔ جماعت کے بزرگان کا تعارف، شہداء احمدیت، اہم ملکی و عالمی خدمات بجا لانے والے احمدی احباب

2۔ یادگار رفتگان

3۔ خاندان کے قابلِ ذکر خدمات کرنے والے احباب

4۔ خاندان کے صحابہ کرامؓ کا تعارف

5۔ اسیرانِ راہِ مولیٰ کا تعارف، قربانیاں، واقعات، خدا کے فضل (خاندان)

(26) دعا

1۔ قبولیتِ دعا کے واقعات (خلفاء اور دیگر احبابِ جماعت)

(27) ایم۔ ٹی۔ اے

1۔ تعارف، اجراء، برکات، اہمیت

2۔ ایم ٹی اے کے پروگرامز سے ہم کس طرح فائدہ اٹھا سکتے ہیں؟

(28) تاریخ

1۔ قمری مہینوں کا تعارف

2۔ شمسی اور شمسی ہجری مہینوں کا تعارف

3۔ کیلنڈر کی تاریخ اور دنیا کے کیلنڈروں کا تعارف

4۔ اسلامی مہینوں کی روشنی میں دورِ نبوی میں ہونے والے واقعات

(29) طب

1۔ طبی مضامین (نسخے، ٹوٹکے، پرہیز وغیرہ)

2۔ الشفاء للناس

3۔صحت کے حوالہ سے مضامین

4۔ خلفاء اور حکماء کے نسخے

6۔ ہومیوپیتھی

7۔ انسانی اعضاء کا تعارف

8۔ ہومیوپیتھی کی ادویات کا تعارف

9۔معالجِ حقیقی خدا تعالیٰ ہے

(30) کائنات

1۔ گلیکسیز کا تعارف

2۔ پانی کے بچاؤ کے طریق

3۔ روحانی و مادی پانی انسانی زندگی کی بقا کے لئے ضروری ہے

4۔حواسِ خمسہ کی اہمیت

(31) انجینئرنگ

1۔انجینئرنگ کے شعبوں کا تعارف

2۔ کس طرح چھوٹے چھوٹے شعبوں کو اپنایا جا سکتا ہے

3۔ مکانات کے نقشے

4۔ چھوٹا کاروبار شروع کرتے وقت کن امور کو مدنظر رکھا جائے۔

5۔مختلف ممالک میں تخلیقی انجینئرنگ کے شاہکار نمونے

(ابوسعید)

ایک سبق آموز بات

کسی کے راز، کسی کی پوشیدہ کمزوری اور کسی کی خفیہ زندگی کا سراغ لگانے کی کوشش نہ کریں۔ اگر معلوم بھی ہو جائے تو اس کی پردہ پوشی کریں۔ پردہ دری نہ کریں۔ دوسروں کے درد و کرب کا اندازہ کریں۔ اگر آپ کی مخفی کمزوری کی شہرت ہو جائے تو آپ پر کیا گزرے گی۔ اس لیے آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص کسی انسان کی پردہ پوشی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کرتا ہے۔ جس معاشرے میں ایک دوسرے کی پردہ پوشی کی جاتی ہے وہ معاشرہ روبہ ترقی ہے اور جس معاشرے میں ایک دوسرے کی عیب جوئی اور پردہ دری عادت بن گئی ہو وہ روبہ زوال معاشرہ ہے۔

مرسلہ: محمد عمر تماپوری، انڈیا

فقہی کارنر

نماز جمع کرنے کی صورت میں سنتیں معاف ہوجاتی ہیں

سوال:۔ نماز جمع کرنے کی صورت میں سنتیں پڑھنی چاہئیں یا نہیں؟

اس سوال کے جواب میں حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پہلے تو اس بات کے متعلق علماء میں اختلاف تھا لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عمل سے ہم نے جو کچھ تواتر سے دیکھا ہے اور پوچھنے والوں کے جواب میں آپ نے ہمیشہ جو کچھ فرمایا ہے وہ یہی ہے کہ نمازیں جمع کرنے کی صورت میں فرضوں سے پہلی سنتیں بھی اور بعد کی سنتیں بھی معاف ہو جاتی ہیں۔

سوال:۔ اگر نماز جمعہ کے ساتھ عصر کی نماز جمع کی جائے تو کیا پھر بھی سنتیں معاف ہیں؟

جواب:۔ نماز جمعہ سے قبل جو سنتیں پڑھی جاتی ہیں وہ دراصل جمعہ کے نفل ہیں اور جمعہ کے ساتھ مخصوص ہیں اس لئے نماز جمعہ سے قبل سنتیں بہر حال پڑھنی چاہئیں۔

(الفضل 14 اکتوبر 1946ء صفحہ 4)

(داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)

غروب آفتاب	طلوع فجر	28/جون 2022ء	
19:07	04:13		مکہ مکرمہ
19:14	04:04	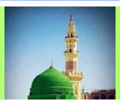	مدینہ منورہ
19:38	03:46		قادیان
19:18	03:26		ربوہ
21:22	03:20	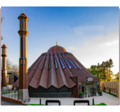	اسلام آباد ٹلفورڈ